https://ataunnabi.blogspot.com/

محبِّ وطن پاکستانیوں کے لئے
چشم کُشا تحریر۔۔۔۔۔۔

غدارِ وطن جماعت۔۔!

تحریر و تحقیق
غازی محمد ثاقب شکیل جلالی
امیر تحریک تحفظِ اسلام پاکستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

میں اپنی یہ حقیرانہ سی کاوش قدوۃ السالکین، زبدۃ العاشقین،
ثانیءِ جامِ سرہند، مربی مشرب بخارا، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
قیوم زماں، مظہر تجلیات صدیقیاں، جگر گوشہ حضور حافظ الحدیث،
استاذ العلماء، جانشین اول، سیدی و مرشدی، قبلہ پیر
سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب مشہدی المعروف حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
آف بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین کے نام کرتا ہوں جنہوں
نے مجھ جیسی خاکِ رہ گزر کو اپنی نظر کیمیا سے ختم نبوت کے عنوان پر
خامہ فرسائی کا فیضان بخشا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اظہار میں باطن کی حقیقت نہیں ہوتی
مرزائی کا دل ہوتا ہے صورت نہیں ہوتی
آئین کی رو سے مسلمان نہیں ہیں
تاویل کی محتاج شریعت نہیں ہوتی
مرعوب کسی دعوے سے ہوتا نہیں قانون
انصاف کی آواز میں لکنت نہیں ہوتی
چپ رہتا مظفر تو گنہگار ٹھہرتا
سچ کہنے سے توہین عدالت نہیں ہوتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید — آنکہ در قرآں جز خود را ندید
شیخ کرد فرنگی را مرید — گرچہ گوید از مقامِ بایزید
گفت دیں را رونق از محکومیت — زندگانی از خودی محرومیت
دولتِ اغیار را رحمت شمرد — رقصہا گردِ کلیسا کرد و مُرد
از دم او روحدتِ قومے دو نیم — کس حریفش نیست جز چوب کلیم

علامہ اقبالؒ نے بانی تحریک احمدیت بارے مندرجہ بالا اشعار تحریر کیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

محترم جناب ڈاکٹر محمد غلام مصطفیٰ اعوان صاحب

(ر) ایڈیشنل سیکرٹری حکومت پاکستان

امابعد! عزیز القدر غازی محمد ثاقب شکیل جلالی امیر تحریک تحفظ اسلام پاکستان کی تالیف کردہ کتاب مستطاب "غدارِ وطن جماعت" کا تفصیلی مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کتاب کی تائید و (توثیق) کرتے ہوئے اس پر اپنی تقریظ لکھنا میری تسلی کیلئے کافی ہے۔ امید ہے غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب حفظ اللہ تعالیٰ نے جس جان فشانی اور محنت سے عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُجاگر کیا ہے۔ اور خاتم المرسلین، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند و بالا شان نہایت ہی مدلل انداز پر مرتب کر کے کل قیامت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شفاعت سے بہرہ مند ہوں گے۔

عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اگر اس عقیدہ میں ذرا سی بھی کمی آجائے تو مسلمان اپنے قیمتی ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ سید محمد جلال الدین مشہدیؒ نے کہا تھا کہ

جس طرح روشنی کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود پر ختم ہو جاتا ہے۔

آپ نبوت و ہدایت کے وہ مہر درخشاں ہیں کہ جس کے طلوع ہونے کے بعد اب کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں رہی۔ عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی وحدت اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یگانگت کی سب سے بڑی علامت ہے۔ دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کے اس غیر متزلزل اور بنیادی عقیدے پر ہر دور میں مختلف روپ بدل کر بے شمار حملے کیے مگر انہیں ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی جھوٹ آخر جھوٹ ہوتا ہے۔ اگر ”لا نبی بعدی“ کا مفہوم سلامت نہیں تو ایمان کی جز و کا کروڑواں حصہ بھی نہیں رہے گا۔ جڑ کو گھن لگے تو شاخ اور پتیاں بھی سلامت نہیں رہتیں۔

عقیدے کو درست سمجھو جب تک جڑ مضبوط نہ ہو درخت بار آور نہیں ہو سکتا۔ ذہن نشین کر لیں اور اس پر استقامت اختیار کریں اب وہ مائیں دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہونگی جو نبی پیدا کرتی تھیں۔ مشاطۂ ازل نے وہ کنگھی ہی توڑ ڈالی جو زلفِ نبوت سنوارا کرتی تھی۔

رُخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دوکانِ آئینہ ساز میں۔

جناب غازی ثاقب شکیل جلالی صاحب نے جس محنت سے تاریخ کی ان جھوٹوں اور خبیث ترین جماعت کی زندگیوں اور عقائد کا پوسٹ مارٹم کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ اللہ پاک زورِ قلم اور زیادہ کرے۔

ڈاکٹر محمد غلام مصطفیٰ اعوان

(ر) ایڈیشنل سیکرٹری حکومت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

مصنف کتبِ کثیرہ محترم ملک محمد شفیع صاحب کراچی، حال مقیم اسلام آباد

غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب امیر تحریک تحفظ اسلام پاکستان کا تحریر کردہ مجلہ بعنوان ”غدارِ وطن جماعت“ احمدیہ قادیانی کو تفصیلی طور پر پڑھنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ جس جانفشانی کے ساتھ قادیانیت کے اسلام اور پاکستان کے خلاف مکروہ کارنامے اور اُس تحریک کے سرکردہ جہنمی افراد بالخصوص اور اُن کے پیروکار بالعموم کے کردار اور زبان درازی سے آگاہ فرمایا ہے۔ بہت زبردست کاوش اور محنت سے حقائق کو حتی المقدور اکٹھا کر کے پاکستانی عوام، علمائے کرام اور حکومت کے ذمہ داران کو آگاہ کیا ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ باری تعالیٰ جناب غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب کو اجرِ عظیم عطا فرمادے آمین۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دورِ حکومت میں بڑا جراتمندانہ قدم اُٹھا کر قادیانیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے اس تنظیم اور تحریک کو مزید پھلنے اور پھولنے سے روکا گیا۔ مگر اُس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کے اندر ابتدائی طور پر یہ کافر لوگ حکومت کے اہم اہم شعبوں اور محکموں میں شامل ہو کر اس نئی مملکت کو نقصان پہنچانے لگے۔ پاکستان اور پاکستانیوں کے کردار کو اور خاص طور پر ہمارے لوگوں کے جذبہ حریت کو بہت نقصان پہنچایا۔

ختم نبوت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری وابستگی کو غلط پروپیگنڈہ سے نقصان پہنچایا۔ چونکہ انہیں حکومت میں شامل ہو کر مذموم مقاصد کو بیرونی ممالک میں در پردہ پھیلانے کا بہت موقع ملا۔ بیرون ممالک میں پاکستان ایمبیسیوں میں انہی قادیانیت کو پھیلانے اور پاکستان کی نوزائیدہ حکومت کے خلاف پرچار کرنے کا موقع ملا۔ جسکی سراسر ذمہ داری اُس وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت پاکستان کے سربراہان کی ذمہ داری تھی۔ جو مصلحت کے طور پر اور شائد ذاتی مفادات کیلئے اُن کی مذموم حرکتوں سے آنکھیں بند کرتے رہے۔

اس کے باوجود ممکن ہے کہ نوزائیدہ پاکستان کے سربراہوں کو وقتی مصلحت کے تحت چپ سادھنی پڑی کہ اُس وقت بھی پاکستان اور مسلمانوں کے دشمنوں کی کمی نہیں تھی۔ جو اس نوزائیدہ ملک کو ابتدائی طور پر ختم کرنے کے درپے تھے۔ لیکن رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس اسلام کے قلعہ کو قائم دائم رکھنا تھا۔ سو چاروں طرف دے دشمنوں سے گھرے اوران اندرونی غدارِ اسلام اور غدارِ پاکستان دشمنوں قادیانیوں سے بھی اسے محفوظ رکھا۔ اور انشاء اللہ تا قیامت یہ ملک بھی قائم رہیگا۔ اور ہمارے رہبر اعظم حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین۔ دین محمدی بھی پھلے پھولے گا۔ اور تا قیامت قائم رہیگا۔ اور یہ غدار قوم کڑھتے اور لڑتے رہیں گے۔

چوہدری ظفر اللہ، ایم ایم احمد، شعیب جیسے بیوروکریٹس اور افواج پاکستان کے اندر بڑے بڑے عہدوں پر یہ لوگ قبضہ جمائے ہوئے تھے کیونکہ ان کی پشت پناہی اسرائیل اور ہندوستان کے علاوہ اور بہت سے اسلام دشمن اور ملک پاکستان کے دشمن اُن کی سرپرستی کر رہے تھے۔ اور مسلسل کر رہے ہیں۔

درج بالا رسالہ میں حقائق کو انتہائی محنت اور جانفشانی سے اُجاگر کرنے پر میں محترم غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ جہاں حضرت مہر علی شاہ گولڑوی جیسی بزرگ ہستیوں نے اس فتنہ کو ختم کرنے کی اپنے رفقائے کار کے ساتھ شب وروز کوشش کی۔ اب یہ مشن جناب غازی صاحب کے سپرد رب تعالیٰ نے فرمایا ہے اور انشاء اللہ ان کی کوششوں سے یہ مردود قادیانی یا تو مسلمان بنیں گے یا اس ملک سے بیدخل ہو جائیں گے۔

تمام دنیا کے مسلمانوں اور پاکستان کے غیور مسلمانوں کی یہ انتہائی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ دامے، درمے، سخنے جناب غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب اور اس تحریک کے ان کے ساتھیوں کی مدد کریں اور اس شر کے فتنہ کو ختم کر کے اسلام کا بول بالا کریں اور حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین متین کی حفاظت کریں۔ باری تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

ملک محمد شفیع

کراچی

سابق چیئرمین مصالحت کونسل

یونین کونسل گلشن اقبال کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ محمد یونس نظامی صاحب

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

تاریخ ایک ایسا علم ہے جسکی اہمیت شروع سے ہی مسلمہ رہی ہے اور یقیناً قیامت تک اسکی افادیت برقرار رہے گی۔ تاریخ کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ آنے والی نسلوں کو گذشتہ حالات و واقعات کی صحیح خبر دینا۔ اور یہ انسانی ترقی کے لئے ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ ہر قوم مستقبل کی پالیسی اپنے ماضی کو مدنظر رکھ کر مرتب کرتی ہے مگر مقام افسوس ہے کہ ہمارے پیارے وطن کے تعلیمی نصاب سے قومی ہیروز کے تذکرے جدیدیت کے نام پر ختم کر دیئے گئے ہیں اسی طرح فتنہ پرست عناصر کی نشاندہی بھی معدوم ہوگئی ہے تاکہ وقت کی گرد کا سہارا لے کر مجرموں کو محرموں کا جامہ پہنایا جاسکے دریں اثنا تحریک تحفظ اسلام پاکستان کے مرکزی امیر جناب محترم غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب نے تاریخ کے ایک گوشے سے گرد جھاڑی ہے۔ جسکا نتیجہ "غدارِ وطن جماعت" کے نام سے ہمارے سامنے ہے۔ اس کتاب میں قبلہ غازی صاحب نے ملک پاکستان کی سب سے بڑی دشمن تنظیم یعنی جماعت احمدیہ کی ملک دشمنی کے چند نمونے رکھ کر گویا یہ اعلان کیا ہے کہ تحریک پاکستان سے اب تک مرزائیوں قادیانیوں کی سیاہ کاریوں کا ظاہری کردار اتنا گھناؤنا ہے تو ان کا باطن پاکستان کے لئے کتنا گندا اور خطرناک ہوگا۔ غازی صاحب اپنی اس کاوش میں مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جو باتیں پہلے صرف تاریخ کے باریک بین ہی جانتے تھے انہیں عوامی سطح پر لے آئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ آدھے پنجاب کا بھارت کو ملنا، مشرقی دریاؤں پر بھارت کا قبضہ، مسئلہ کشمیر، سقوط ڈھاکہ سمیت پاکستان کو جہاں بھی نقصان ہوا ہے اسکے پیچھے قادیانی لابی ہی نظر آتی ہے اس سے یہ

بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ قادیانی ٹولہ مذہب کے لبادے میں چھپا ہوا ایک ایسا سیاسی اور صیہونی گروپ ہے جو ہر لحہ پاکستان کے خلاف سرگرم عمل ہے شاید اسی بات کو مصور پاکستان حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے برسوں پہلے محسوس کر لیا تھا کہ

"قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں"۔

تحریک تحفظ اسلام پاکستان جس مخصوص انداز سے فتنوں کی نشاندہی کر رہی ہے یہ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ امید کرتا ہوں کہ دور حاضر میں اس انداز سے دین کی خدمت جس میں ملکی وقار کو خصوصاً مدنظر رکھا جا رہا ہے قابل ستائش بھی ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بھی۔ دعا ہے کہ اللہ کریم غازی ناموس رسالت، مجاہد ختم نبوت غازی محمد ثاقب شکیل جلالی کو لمبی زندگی، صحت، علم وعمل اور توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ حق کا بول بالا کرتے ہوئے نوجوانوں کو اسی طرح راہ حق سے آشنا کرتے رہیں اور باطل فرقوں کا منہ کالا کرتے رہیں۔

والسلام مع العجز والاکرام

حافظ محمد یونس نظامی
خادم تحریک تحفظ اسلام پاکستان
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
0343-4319968

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدینہ المنورہ شریف کے بعد پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو کہ خالصتاً کلمہ طیبہ کی اساس پر حاصل کیا گیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ایک بیان میں فرمایا تھا کہ

"ہم نے یہ خطہ ارض (پاکستان) اس لئے حاصل کیا ہے کہ ہم یہاں اسلام کے اصولوں کا تجربہ کریں گے"

اور اگر کسی نے یہ سوال کیا کہ ملک کا آئین کیسا ہوگا اسلامی یا سیکولر؟ تو آپ کا برجستہ جواب کچھ یوں تھا کہ

"ملک کا آئین تیرہ سو سال پہلے سے بن چکا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق ہمارے ملک کا آئین ہوگا"

جب قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس طرح کے بیانات جاری فرمائے تو عالم باطلہ' یہودیت میں لرزہ طاری ہوگیا۔ اور یہودی وعیسائی لابی نے اس نوزائیدہ مملکت اور مسلم کمیونٹی کے خلاف سازشوں کے انبار لگانا شروع کردیئے۔ ہندوؤں سمیت ہر باطل قوت کی زبان پر یہ کلمہ رقص کر رہا تھا کہ یہ ملک زیادہ دیر نہیں چل سکے گا۔ جلد ہی اکھنڈ بھارت میں تبدیل ہوجائے گا۔ یعنی جو سازشیں اندر ہی اندر تیار کی جارہی تھیں وہ زبانوں پر بھی آگئی تھیں پوری دنیا کو اس بات کی تکلیف تھی کہ یہ ملک کیوں اور کیسے معرض وجود میں آگیا۔۔۔؟؟

اس پاک سرزمین کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے ناپاک عزائم کی خاطر یہود و نصاریٰ نے طرح طرح کی پلاننگ کی اور مختلف طریقے اپنائے۔ ہر قسم کی ناانصافی کی اور اوائل سے ہی ملک پاکستان کے حقوق کو دبا کے رکھا اور مسلم اکثریتی علاقے بھارت کی گود میں رکھ کر مسلم دشمنی کا کھلم کھلا اظہار کیا لیکن ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے شکست خوردہ کرنے کے لئے جو برطانوی سامراج نے چال چلی وہ انتہائی تکلیف دہ تھی۔ جسکی پوری پوری سرپرستی یہود نے بھی کی۔ باقی تمام سازشیں

ایک طرف لیکن یہ سازش جو برطانوی سرپرستی میں چلائی گئی اس نے واقعی اس نوزائیدہ مملکت اور مسلم کاز کو انتہائی گہری چوٹ لگائی۔ یہ سازش دو طرح کے کام کرنے کیلئے کی گئی تھی ایک طرف سے مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور کرنا اور دوسری طرف سے مسلمان ملک پاکستان کو سیاسی طور پر کمزور کر کے اس پر بالواسطہ یہودی وعیسائی لابی کا پنجہ گھاڑنا تھا۔

آج تک ہم اس برطانوی سامراجی سازش یعنی قادیانیت کا مذہبی حوالے سے تعارف پیش کرتے رہے کہ کس طرح سے ان بے ضمیر لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہرزہ سرائیاں کرنا اپنا فرض عین سمجھ رکھا ہوا ہے لیکن ہمارے ملک پر ان کی سیاسی پالیسی کی بدولت ہمارے ملک کی مخلص ایجنسیز اور انتظامیہ کو یہ باور کروایا جاتا رہا کہ مذہبی انتشار پھیلایا جارہا ہے ورنہ قادیانی نہایت خوش اسلوبی سے تبلیغ کر رہے ہیں اور فرقہ واریت میں قادیانیت کو بھی پیش کیا جاتا رہا۔ جسکی وجہ سے غدار قادیانیوں اور جماعت احمدیہ کی بجائے مخلص اور محب وطن مسلم علماء کو نشانہ عبرت بنایا جاتا رہا۔

آج ہم برطانوی کاشت قادیانیت کا وہ چہرہ متعارف کروا رہے ہیں جس پر تاریخ بھی گواہ ہے اور وہ حالات بھی چیخ چیخ کر گواہی دے رہے ہیں جن حالات کا قادیانیت نے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ملک کو توڑنا، کمزور کرنا چاہا اور اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہی۔۔۔۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ قادیانیت کا اصلی چہرہ ہے کیا؟؟ اس کے اصل مقاصد ہیں کیا؟؟

قادیانیت درحقیقت ایک سیاسی جماعت ہے جس کے پاس دو ماسک ہیں جسے یہ وقتاً فوقتاً تبدیل کر کے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اسکی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ جماعت ملک پاکستان کو توڑنا چاہتی ہے لیکن ایم۔ اے بٹلر اور عیسائی مشنریوں کی رپورٹ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطابق یہ لوگ مذہبی لبادہ اوڑھ کر ان مسلمانوں کو کمزور کرنے میں بھی لگے ہوئے ہیں جو اس ملک کی حفاظت کو جہاد سمجھ کر اپنے ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے قادیانی جماعت کو جو ٹارگٹ دیا گیا ہے وہ بقول اقبالؒ درج ذیل ہے۔

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اسی مشن کو ایک یہودی فوجی ماہر مسٹر ہرٹر نے ایک یہودی جریدے میں لکھا کہ۔

"پاکستانیوں کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا (معاذ اللہ) خاتمہ کر دیا جائے"

(تحریک تحفظ ختم نبوت۔ محمد احمد ترازی۔ ص۔207)

لیکن ہم محب وطن لوگوں کے سامنے قادیانیت کا وہ اصلی چہرہ پیش کرنے کی سعی کر رہے ہیں جس میں وہ اول روز سے مصروف ہے۔

14۔اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان کے وجود میں آتے ہی قادیانی ذریت اس نوزائیدہ مملکت کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی سازشوں میں پوری تن دہی سے مصروف ہوگئی۔ بقول رائے اے کمال

"پاکستان اس معصوم بچے کی مانند ہے جسے دست قدرت نے زمانہ شیر خواری میں ہی ماں کی آغوش سے اٹھا کر سوتیلی ماں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا۔ اور وہ آج تک ماضی کے ان ایام محبت کی یاد میں تڑپ رہا ہے۔ جس طرف بھی نگاہ اٹھتی ہے بیگانے ہی بیگانے نظر آتے ہیں" (سازشوں کا دیباچہ۔ ص۔194-195)

ساری دنیا پر حکمرانی کی خواہش

"میں تو اس بات کا قائل ہوں کہ انگریزی حکومت کو بھی چھوڑ دو۔ دنیا میں سوائے احمدیوں کے کسی کی حکومت نہیں رہے گی۔ پس جبکہ میں اس بات کا قائل ہوں۔ بلکہ اس بات کا خواہشمند ہوں کہ دنیا کی ساری حکومتیں مٹ جائیں اور ان کی جگہ احمدی حکومت قائم ہو جائے تو میرے متعلق یہ خیال کرنا کہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کو انگریزوں کی دائمی غلامی کی تعلیم دیتا ہوں کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟۔۔۔"

(مرزا بشیر الدین محمود۔ الفضل 21 نومبر 1939ء)

جب جماعت احمدیہ کے عام لوگوں نے بھی محسوس کر لیا کہ جماعت احمدیہ تو صرف اور صرف انگریز کے مقاصد اور اکھنڈ بھارت کے لئے کام کر رہی ہے تو یہ باتیں جب سر عام ہونے لگیں تو مرزا بشیر الدین نے کمال مکاری سے مرزا قادیانی (غلام احمد قادیانی) کی فکر، انگریز وفاداری کے خلاف بھی بیان جاری کر دیا اور لوگوں کو نئی سوچ میں مبتلا کر کے اپنے عزائم جاری رکھنے کا نیا سلسلہ شروع کر دیا۔

پاکستان میں قادیانیوں کا پہلا مرکز ڈگیاں "ربوہ"

پنجاب کے ضلع جھنگ میں چنیوٹ سے پانچ میل کے فاصلے پر سڑک کے کنارے پہاڑیوں کے دامن میں آباد یہ علاقہ جسے دنیا آج "ربوہ" چناب نگر کے نام سے جانتی ہے اس علاقے کا پرانا نام موضع "ڈگیاں" تھا۔

گورنر پنجاب سر فرانسس موڈی نے اپنی خاص دلچسپی کے تحت قادیانی جماعت کو "1034 ایکڑ اراضی ایک آنہ فی مرلہ" کے حساب سے عطا کی۔ اور یہ آباد کاری 14 ستمبر 1948ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کے سانحہ انتقال کے صرف تین دن بعد ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"ربوہ کا سنگ بنیاد قائداعظم محمد علی جناحؒ کی وفات کے محض تین دن بعد رکھا گیا اور یہاں کی اراضی کا باقاعدہ انتقال انجمن احمدیہ کے نام 29 نومبر 1949ء کو ہوا۔ یہ لیاقت علی خاں مرحوم کے عہد کی نہایت ہی تلخ روداد ہے۔۔۔ لیاقت علی خان نے ہمیں کتنی غیرت اسلامی دی۔ اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر بنائے گئے ملک میں اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی کتنی پابندی کی۔۔ اپنے محسن محمد علی جناحؒ کے ساتھ جب زیارت میں آخری ملاقات کی تو بقول مس فاطمہ جناح اس کے بعد قائداعظم محمد علی جناح پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔ اور وہ کیوں زندہ نہ رہنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ لیاقت علی خان کی سفارش پر ممتاز دولتانہ نے قادیانیوں کو دریائے چناب کے کنارے زمین دی جہاں انہوں نے جھوٹے نبی کا مرکز (ربوہ) بنایا"۔

(لیاقت علی کا قتل تصویر کا دھندلا پہلو" روزنامہ نوائے وقت۔ مورخہ 01-01-1986۔ میجر امیر افضل ریٹائرڈ)

حکومت اور اداروں پر قبضہ کرنے کی قادیانی حکمت عملی اور طریقہ واردات

"پس جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ ناداں ہیں۔ وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں۔ جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہوتی ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا؟ اسکی کوئی بیعت نہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے پس اس سیاست کے مسئلے کو اگر میں نے بار بار بیان نہیں کیا تو اسکی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ میں نے اس سے جان بوجھ کر اجتناب کیا ہے آپ لوگوں کو یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ سیاست بھی ہے اور جو شخص یہ نہیں مانتا وہ جھوٹی بیعت کرتا ہے"

(اخبار الفضل مورخہ 13۔ اگست 1926ء)

اسی سیاست پر عمل کرتے ہوئے قادیانی خلیفہ حکومت اور حکومتی اداروں میں داخل ہونے کا موقع کسی صورت بھی گنوانا پسند نہیں کرتا تھا۔ قادیانی خلیفہ اس مقصد کے حصول کے لئے باقاعدہ حکمت عملی اور طریقہ کار اپنے مریدوں اور جماعت کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً جاری کرتا رہا۔ آیئے! اسی حکمت عملی کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔

1۔ تعلیم و تبلیغ کے ذریعے حکومت پر قبضہ کی کوشش

"پس اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کردی ہے۔ یاد رکھو! سیاست۔ اقتصادیات اور تمدنی امور حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس جب تک ہم اپنے نظام کو مضبوط نہ کریں اور تبلیغ و تعلیم کے ذریعے حکومتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں ہم اسلام کی ساری تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے"

(اخبار الفضل۔ مورخہ 5 فروری 1937ء)

2۔ پاکستانی فوج میں گھس کر حکومت پر قبضہ کرنے کا منصوبہ

مرزا محمود نے پاکستان میں موجود اپنے مریدوں کو کھلے لفظوں حکم نامہ جاری کیا کہ

"پاکستان میں اگر ایک لاکھ احمدی سمجھ لئے جائیں تو 9 ہزار احمدیوں کو فوج میں جانا چاہیے۔۔۔ فوجی تیاری نہایت اہم چیز ہے۔ جب تک آپ جنگی فنون نہیں سیکھیں گے کام کس طرح کریں گے" (مرزا محمود قادیانی خلیفہ۔ اخبار الفضل۔ 11 اپریل 1950ء)

3۔ حصول اقتدار کیلئے سرکاری اور کلیدی عہدوں پر قبضہ

قادیانی خلیفہ مرزا محمود کہتا ہے کہ

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں ان سے پوری طرح کام نہیں لے سکتے۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں سے جیسے فوج ہے، پولیس ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایڈمنسٹریشن ہے ریلوے ہے فنانس ہے کسٹم ہے انجینئرنگ ہے یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشہ جاتے ہیں اس کے نتیجے میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے اور ہم اس سے اپنے حقوق کا تحفظ کا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ باقی محکمے خالی پڑے ہیں۔ بے شک آپ لوگ اپنی لڑکیوں سے نوکری کرائیں لیکن وہ نوکری اس طرح کیوں نہ کرائی جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے"۔

(خطبہ مرزا محمود قادیانی، اخبار الفضل مورخہ 11 جنوری 1954ء)

تبلیغی وسیاسی راہ میں رکاوٹ کی صورت میں مملکت سے اعلان بغاوت

مرزا محمود قادیانی کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں نے غریب اور متوسط طبقے کو معمولی نوکریاں دے دلوا کر اور اونچے گھرانوں میں لڑکیوں کے ذریعے لوگوں کو زیر کر لیا اور ایک مستحکم سیاسی جماعت بن کر سامنے آگئے تو قادیانی خلیفہ نے اخبار الفضل کو مندرجہ ذیل بیان دیا ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

"اگر تبلیغ کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کی گئی تو ہم ملک (پاکستان) سے نکل جائیں گے یا پھر اگر اللہ تعالیٰ اجازت دے تو پھر ایسی حکومت سے لڑیں گے"

(قادیانی خلیفہ، اخبار الفضل۔ مورخہ 13 نومبر 1953ء)

قائداعظمؒ کے انتقال پر ظفر اللہ قادیانی کا شرمناک طرزِ عمل

افسوس کہ جس وقت قائداعظم محمد علی جناحؒ کے انتقال کے جانکاہ صدمے پر پوری قوم

افسردہ اور مغموم تھی تو وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم محمد علی جناحؒ کی نماز جنازہ میں کھڑا ہونا بھی گوارہ نہ کیا اور غیر ملکی سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا۔ جب اس اقدام کی وجہ جاننا چاہی گئی تو کمال ڈھٹائی سے اس نے جواب دیا ملاحظہ کریں۔

"تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم قادیانی احمدی نہ تھے لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہ ہے"

کسی اور موقع پر جب یہی سوال دہرایا گیا تو اس نے جواب دیا کہ

"آپ مجھے مسلمان حکومت کا ایک کافر یا ایک کافر حکومت کا ایک مسلمان خیال کریں"

(قادیانی عقائد وعزائم۔ ص۔ 24)

قادیانی اخبار، الفضل مورخہ 28۔ اکتوبر 1952ء کی اشاعت میں ظفر اللہ قادیانی کی تائید میں دلیل دیتے ہوئے یہ لکھتا ہے کہ

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے مگر مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول ﷺ نے"

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ اُن کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔۔۔ غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا ناجائز حتی کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں"

(انوارِ خلافت۔ ص 90-93)

"قائداعظمؒ بے وقوف تھے" ظفر اللہ قادیانی کی ہرزہ سرائی

بھارت کے مشہور اخبار "ہندوستان ٹائمز" میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قسط وار سوانح عمری چھپی۔ جس میں اس نے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے جج چوہدری ظفر اللہ قادیانی کے بارے میں لکھا۔

"1947ء میں انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کو بے وقوف قرار دیا۔ اور کہا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو اسے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا"

"کچھ عرصہ کے بعد جب کراچی میں ظفر اللہ سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ اب قائد اعظم اور پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے دن تھا"

(اداریہ روزنامہ مشرق لاہور۔15 فروری 1964ء)

ظفر اللہ چوہدری کی پاکستان سے غداری اور قادیانیت سے وفاداری

ظفر اللہ چوہدری پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا۔ جس نے پاکستان کے مفادات کو بالائے پشت رکھ کر قادیانی مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے خارجہ پالیسی مرتب کی جس پر نظر ڈالی جائے تو مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

☆ ظفر اللہ قادیانی اپنے دور وزارت میں پارلیمنٹ آنے سے گریز کرتا تھا اور زیادہ وقت بیرون ممالک میں گزارتا تھا۔

☆ ظفر اللہ قادیانی کے دور وزارت میں وزارت خارجہ سے محب وطن افراد کو نکال کر وسیع پیمانے پر قادیانی لوگوں کو بھرتی کیا گیا۔

☆ پاکستان کی خارجہ پالیسی پاکستان کے مفادات اور نقطہ نظر کو مد نظر رکھنے کی بجائے قادیانی جماعت احمدیہ کے مفادات اور نقطہ نظر کے پیش نظر بنائی گئی۔

☆ غیر ممالک میں پاکستان کے وزارت خارجہ کے دفاتر کو قادیانی تبلیغ اور جاسوسی کے اڈوں میں تبدیل کیا گیا اور قادیانیت کو پوری دنیا میں پھیلانے میں مرکزی کردار ادا کیا گیا۔

☆ مسلم ممالک سے رشتہ اخوت مستحکم کرنے بجائے انہیں پاکستان سے بدظن کیا گیا اور عربوں کی جاسوسی کرنے کیلئے مختلف ممالک میں قادیانی سیل قائم کیے گئے۔

☆ پاکستان کے ہمسایہ اسلامی ممالک سے تعلقات جان بوجھ کر کشیدہ بنائے گئے۔

☆ مسئلہ کشمیر کو جان بوجھ کر خراب کیا گیا تا کہ پائیدار حل تلاش نہ کیا جا سکے۔

☆ ظفر اللہ چوہدری پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے تنخواہ لے کر کام احمدی جماعت کے لئے کرتا تھا۔

پاکستانی سفارت خانے، تبلیغ مرزائیت کے اڈے

پاکستان کے نامور صحافی حمید نظامی مرحوم نے اپنے ایک غیر ملکی دورے سے واپسی پر نوائے وقت اخبار کے اداریے میں لکھا کہ

"بیرون ممالک میں پاکستان کے سفارت خانے تبلیغ مرزائیت کے اڈے اور ان کے جماعتی دفتر معلوم ہوتے ہیں"

7۔ اگست 1962ء کو ایشیاء اخبار لاہور میں ایک محب وطن پاکستانی عبدالرحمٰن شاہ ولی کا ایک مکتوب شائع ہوا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

"مجھے کچھ عرصہ قبل بغداد میں پاکستانی سفارت خانے جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ لاہوری قادیانیوں کے تبلیغی رسالے سرکاری ٹیبل پر نہ صرف موجود ہیں بلکہ ان کو سرکاری لٹریچر سے بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اور قادیانیت کو ہی پاکستان کا سرکاری مذہب سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔۔ پھر یہ صرف بغداد تک محدود نہیں بلکہ جس سفارت خانے میں قادیانیوں کو ملازمت مل جاتی ہے وہ سفارت خانے کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں"۔

"چوہدری ظفراللہ کی انہی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ 40 ممالک میں قادیانیوں کے 132 مشن اور 57 مدارس کام کر رہے تھے اور مختلف ممالک میں قادیانیوں کے 22 اخبارات ورسائل بھی نکل رہے تھے" ۔

(المنبر لاہور، 14 جولائی 1967ء)

قادیانی عسکری تنظیم فرقان بٹالین اور مسئلہ کشمیر

پیپلز پارٹی کے دور میں وفاقی وزیر تعلیم سید غلام مصطفیٰ شاہ نے ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"اگر قیام پاکستان کے وقت کمانڈر انچیف جنرل گریسی قائداعظم کا حکم مان لیتا تو آج کشمیر کی تاریخ مختلف ہوتی"

(روزنامہ جنگ لاہور، 24 دسمبر 1989)

جنرل گریسی بھی برطانوی سامراج کی طرح قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ رکھتا تھا۔ کشمیر کے محاذ پر جب جنگ کا آغاز ہوتو قادیانی جماعت نے اپنی عسکری تنظیم "فرقان بٹالین" کو جنرل گریسی کی مدد کے لئے کشمیر کے محاذ پر بھیجا۔ فرقان بٹالین کا قیام جون 1948ء میں مرزا محمود قادیانی کی ہدایات پر عمل میں لایا گیا تھا۔ کسی ملک کی مسلح افواج کی موجودگی میں سویلین فورس کو اپنے ساتھ میدان

جنگ میں خدمات انجام دینے کی پیشکش اپنی نوعیت کی انوکھی مثال تھی۔ اور پھر ایسی جماعت کی عسکری تنظیم کا میدان جنگ میں جانا جو "عقیدہ جہاد" پر اعتقاد ہی نہ رکھتی ہو۔ بڑی مضحکہ خیز، حیران کن اور توجہ طلب بات تھی۔ جنرل گریسی نے فرقان بٹالین کی خدمات اس لئے مستعار لیں کہ وہ ان کے ذریعے اہم اور خفیہ معلومات ہندوستانی فوج کے سربراہ کمانڈر انچیف جنرل سرآ کن تک پہنچاتا تھا جو کہ دراصل جاسوسی جماعت تھی۔

فرقان بٹالین کی کارگزاری کی تفصیل جناب سردار آفتاب احمد سیکرٹری جموں وکشمیر کانفرنس کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے۔

"اس فرقان بٹالین نے جو کچھ کیا اور ہندوستان کی جو خدمات سرانجام دیں۔ مسلم مجاہدین کا انہوں نے جس طرح سودا چکایا۔ اگر اس پر خون کے آنسو بھی بہائے جائیں تو کم ہے۔ جو اسکیم بنتی ہندوستان پہنچ جاتی جہاں مجاہدین مورچہ بناتے دشمن کو پتہ چل جاتا۔ جہاں مجاہدین ٹھکانہ کرتے ہندوستان کے ہوائی جہاز پہنچ جاتے"

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔ ص۔ 806)

اس خودساختہ عسکری فورس کے بارے میں جسٹس منیر اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ:

"احمدی ایک متحدہ منظم جماعت ہے ان کا صدر مقام ایک خالص احمدی قصبے میں واقع ہے۔ جہاں ایک مرکزی تنظیم قائم ہے جس کے مختلف شعبے ہیں شعبہ امور خارجہ، شعبہ امور داخلہ، شعبہ امور عامہ اور شعبہ نشرواشاعت، یعنی وہ شعبے جو باقاعدہ سیکرٹریٹ میں ہوتے ہیں وہ سب یہاں موجود ہیں ان کے پاس رضا کاروں کا ایک جیش بھی ہے جسکو "خدام دین" (قادیانی جماعت کی نوجوانوں کی اس تنظیم کا نام "خدام الاحمدیہ" ہے) کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقان بٹالین اس جیش سے مرکب ہے یہ ایک خالص احمدی بٹالین ہے جو کشمیر میں خدمات سرانجام دے چکی ہے"

(منیر انکوائری رپورٹ۔ص۔211)

مسئلہ کشمیر اور قادیانی

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو کشمیر کی جنگ چھڑ گئی اور یہ مسئلہ بھی پاکستان کے لئے پہاڑ کی طرح سامنے آگیا۔فرقان بٹالین کی غداری اور قادیانی ظفر اللہ وزیر خارجہ کی متعصب اور ناقص خارجہ پالیسی اور مغربی آقاؤں کی غلامی کی بدولت ہم کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے میں تاخیر ہوئی، اگر اس وقت قادیانی فرقان بٹالین اور قادیانی منصب ظفر اللہ کی غداری نہ آتی تو آج کشمیر کی صورت حال کچھ اور ہوتی۔اس بات کی تائید جناب آفتاب احمد صاحب سیکرٹری جموں وکشمیر کانفرنس کے اس بیان سے ہوتی ہے۔

"مرزائی 30 سال سے آزاد کشمیر کی راہ رکاوٹ بنے ہوئے ہیں"

(ملت اسلامیہ کا موقف۔ص۔195)

اس بات پر مشہور اخبار "زمیندار" اپنے اداریے میں مزید روشنی ڈالتا ہے

"ہمارے نزدیک اگر پاکستان کشمیر کے مسئلے کو پرامن ذرائع سے حل کرنے کا متمنی ہے تو اسے اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنا پڑے گی۔لیکن پاکستان کی خارجہ پالیسی پر اس وقت تک نظر ثانی نہیں ہو سکتی جب تک چوہدری ظفر اللہ خان کو موجودہ عہدے سے سبکدوش نہیں کیا جاتا"

(زمیندار۔31 مارچ 1955 قادیانیت کا سیاسی محاسبہ)

میاں افتخار الدین بزرگ مسلم لیگی راہنما نے 5۔اکتوبر 1950ء کو پاکستان کی آئینی اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران مسئلہ کشمیر کے حوالے سے ظفر اللہ قادیانی کے کردار پر بڑے واضح اور متاثر کن

انداز میں تنقید کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمیں یہ صاف نظر نہیں آتا کہ ان (برطانوی اور امریکی سامراجیوں) کا مفاد اس میں ہے کہ وہ مشرق کے لوگوں پر اپنا تسلط قائم رکھیں جن پر وہ پرانے طریقوں سے حکومت نہیں کر سکتے ان پر اب وہ بالواسطہ طور پر اپنے آلہ کاروں کے ذریعے حکومت کریں گے اور ہم نے اپنے آپ کو دانستہ یا غیر دانستہ طور پر جھکا دیا ہے اور ہماری حکومت نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اپنے آپ کو ان کا آلہ کار ثابت کرتے ہوئے جھکا دیا ہے یہ ہی وہ کردار ہے جو ہم نے اس مسئلہ پر ادا کیا ہے جناب آپ اس آدمی (ظفر اللہ قادیانی) کے بارے میں سوچیں جس کی میں بات کر رہا ہوں اور میں کسی فرد کی مخالفت نہیں کر رہا اور جب تک حکومت کی حکمت عملی یہ رہے گی جواب تک رہی ہے تو بظاہر بہترین آدمی اقوام متحدہ جائیگا اور اپنی ناکامی ظاہر کریگا مگر یہ تو پاکستانی حکومت کی شدت، نیت اور ذہنیت کا علامتی اظہار ہوگا۔میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی تمیں، چالیس سالہ تجربے کا مالک اور ایک قابل وکیل تو ہو سکتا ہے اور برطانوی راج پر یقین کامل رکھنے والا ہو سکتا ہے اور "شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار" ہو سکتا ہے جس نے ان تیس سالوں کے درمیان ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہیں سوچا کہ وہ آئے اور ملک کی آزادی کا سوال پیش کرے اس نے ساری زندگی برطانوی حکومت کی خدمت کی ہے اگر اُسے رقم مل جائے تو یہ بہاولپور، بھوپال یا حکومت ہند کی خاطر بول سکتا ہے اور ہندوستانی حکومت کے نمائندے کے طور پر پیش ہو سکتا ہے اگر اسے ادائیگی کی جائے اور اس طرح اس نے چین میں جا کر کیا اور اس طرح اس نے حکومت پاکستان کی نمائندگی کی جس کے لیے اسے ادائیگی ہوئی اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت اسے رقم دے تو یہ متحدہ ہندوستانی حکومت کی نمائندگی بھی کر دے گا اگر خدانخواستہ کل پاکستانی انڈین یونین جائے تو اسے صرف رقم کی ضرورت ہے اس شخص کو ہم نے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے بھجوایا ہے یہ بہترین وکیل ہے جو ہمیشہ میسر آسکتا تھا۔ اس وکیل نے باؤنڈری کمیشن میں سرحدی مسئلے پر ہماری وکالت کی اور ہم سب جانتے ہیں کہ ریڈکلف نے ہمیں کیا دیا؟ یہی وکیل قابل نفرت یونینسٹوں کا فکری رہنما تھا جو سب سے زیادہ کم نظر اور رجعت پسند عناصر تھے برصغیر کی آج تک سیاست کی بدصورت پیداوار تھے یہ شخص کشمیر کے عوام کے جذبہ آزادی کو بھی نہیں سمجھ سکتا یہ ان کے لیے نہیں لڑ سکا یہ شخص صرف بال کی کھال تو اتار سکتا ہے مگر کوئی حکمت عملی دینے سے قاصر ہے جناب والا۔۔۔۔ پر اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شخص لازمی طور پر برطانوی مفادات کا نگہبان ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ بحث کو طویل کیا جائے تمام معاملات کو طوالت دی جائے تا کہ دونوں پاکستان اور ہندوستان مدد کے لیے برطانیہ اور امریکہ کو پکاریں ہمارا معزز وزیر امریکہ سے زیادہ برطانیہ کا آلہ کار ہے تاہم یہ بات سر راہ آ گئی بات ہے کہ اس کی حکمت عملی سے ہمیں کشمیر نہیں مل سکتا۔"

(میاں افتخار الدین کی تقاریر و بیانات از عبداللہ ملک صفحہ 266)

سابق وزیر بلدیات و بحالیات صوبہ سرحد خان بلال خان نے ایبٹ آباد میں ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"پاکستان کی پانچ سالہ تاریخ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے کہ حکومت کا جو معاملہ ظفر اللہ خان کے سپرد ہوا اس میں حکومت کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا جس کے ساتھ پاکستان کی حیات وابستہ ہے جب تک وزارت خارجہ کے عہدے پر ظفر اللہ

قادیانی موجود ہے کشمیر پاکستان کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا"

(آزاد اخبار۔ لاہور۔ 30 جون 1952ء)

دراصل چوہدری ظفر اللہ قادیانی قابل انسان لیکن اسلام اور ملک دشمن تھا۔ جس کی اصل وفاداریاں پاکستان کی بجائے قادیانی جماعت سے وابستہ تھیں وہ حکومت سے زیادہ اپنے قادیانی امام مرزا بشیر الدین قادیانی کا وفادار تھا۔ مرزا بشیر الدین کے حکم کے مقابلے میں پاکستانی مفادات کو ٹھکرانا اس کے لیے انتہائی معمولی بات تھی اس نے ہمیشہ ملکی مفادات پر قادیانیت کے مفادات کو ترجیح دی۔

بلوچستان کو "قادیانی ریاست" بنانے کا ناپاک منصوبہ

پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل قادیانیوں کے نزدیک حیدر آباد دکن ایسی مناسب جگہ تھی جہاں وہ اپنی قوت اور وقار کا مرکز قائم کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں انہوں نے کشمیر پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھنا شروع کر دیے۔ پاکستان کے بننے کے بعد قادیانیوں نے کشمیر کے ساتھ ساتھ بلوچستان پر بھی اپنی حکومت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ مرزا بشیر الدین قادیانی نے 23 جولائی 1948ء کو کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے

"وہ بلوچستان کو ایک قادیانی صوبہ میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں تا کہ پورے پاکستان پر قبضے کے لیے وہ ایک بیس (Base) کے طور پر کام آئے"

اس ناپاک منصوبے پر عمل کرنے کے لیے مرزا بشیر الدین محمود نے قادیانیوں کو ہدایت جاری کی کہ

"بلوچستان کی آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا تو کوئی مشکل نہیں پس جماعت احمدیہ اس طرف توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے اگر ہم سارے صوبے کو احمدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائیگا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے پس میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لیے یہ عمدہ موقع ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اسے ضائع نہ ہونے دیں پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالیں تا کہ تاریخ میں اپنا نام رہے" (اخبار الفضل 3۔اگست 1945ء)

5۔جولائی 1950ء کو قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے ایک بار پھر صوبہ بلوچستان کو قادیانی ریاست میں تبدیل کرنے کے لیے قادیانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

"یہی علاقہ جس کے متعلق میں نے کہا تھا کہ بہت چھوٹا سا ہے اگر تم کوشش کرو اور ہمدردی کے جذبات لے کر لوگوں کے پاس جاؤ تو سارا علاقہ احمدی ہو سکتا ہے اس بات پر تین سال گزر گئے لیکن اس کام کے کرنے کی طرف توجہ نہیں کی گئی بیشک کتے بھونکتے رہیں گے قافلہ چلتا رہیگا"

ایک اور موقع پر مرزا محمود قادیانی نے اعلان کیا کہ

"اب بھی صوبہ بلوچستان ہمارے ہاتھ سے نکلا نہیں ہے یہ ہماری شکارگاہ ہوگا دنیا کی ساری قومیں ملکر بھی ہم سے علاقہ نہیں چھین سکتیں"۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کے قتل میں قادیانیوں کی سازش

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کے قتل کی سازش میں قادیانی لوگوں کے ملوث ہونے کے شواہد ملتے ہیں جن میں ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ سرفہرست ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ لیاقت علی سے کراچی میں علماء کے ایک وفد نے مل کر قادیانیوں کے مذہبی عقائد اور سیاسی عزائم کے بارے میں دستاویزی ثبوت پیش کر کے ظفر اللہ قادیانی کو وزارت سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس موقع پر لیاقت علی کو ان سامراجی گماشتوں کے مکارانہ عزائم سے

پہلی بار واقفیت ہوئی۔ امپیکٹ انٹرنیشنل برطانیہ کا تبصرہ ملاحظہ کریں۔

"انہیں کشمیر و بلوچستان میں قادیانی ریاست کے قیام کے بارے میں قادیانی پیشین گوئی اور بیانات کا علم ہو چکا تھا اکھنڈ بھارت یا متحدہ ہندوستان کے بارے میں حکمت عملی اور خواہشات کے متعلق شناسائی کے بعد لیاقت علی خاں نے ایک خصوصی انٹیلی جنس سیل قائم کرنے کا حکم دیا تا کہ حساس عہدوں پر فائز قادیانیوں کی ایک فہرست تیار کی جاسکے اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جاسکے"۔

(امپیکٹ انٹرنیشنل، برطانیہ، 27 ستمبر 1974)۔

ایک شنید یہ بھی ہے کہ لیاقت علی خان نے قادیانی وزیر ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ 16۔ اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے جلسہ عام میں یہی اہم اعلان کرنے والے تھے لیاقت علی کے قتل پر اخبار یروشلم پوسٹ کا تبصرہ نہایت توجہ کے قابل ہے کہ

"قتل کے بعد اتنے آرام سے سیاسی تبدیلیاں ہوئیں اور حالات نے اس انداز سے پلٹا کھایا جیسے کہ متوقع ہنگامی حالت کیلئے پہلے ہی منصوبہ بندی کی جاچکی تھی"

(دی امپیکٹ لندن۔ 8 تا 21۔ اکتوبر 1982)ء

بیگم رعنا لیاقت علی خاں نے اپنے شوہر خان لیاقت علی خان کے قتل میں سابق گورنر جنرل غلام محمد اور مشتاق احمد گورمانی (جو کہ کابینہ میں وزیر تھے) کو ملوث قرار دیکر حکومت سے اس قومی المیئے کے حقائق کو منظر عام پر لانے کا مطالبہ کیا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا اور اس طیارے کو بھی تباہی سے دوچار ہونا پڑا جس میں کیس کا تمام تحقیقاتی مواد موجود تھا۔

13 فروری 1982ء کو روزنامہ جنگ میں جناب ممتاز دولتانہ کا ایک انٹرویو چھپا۔ جس میں انہوں نے اس کیس پر یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ

"میں اس پر تبصرہ کیسے کر سکتا ہوں؟ مجھے جیل جانا ہے۔۔۔؟"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ کیساڈراور خوف ہے جو قتل کے تیس برس بعد بھی لب کشائی سے روکے ہوئے ہے؟؟؟

1965ء کی پاک بھارت جنگ قادیانی سازش کا نتیجہ تھی

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کا اصل محرک اوراس کا کلیدی کردار قادیانی تھے۔ یہ لڑائی دراصل قادیانیوں کی گہری سازش تھی جسکا اصل مقصد یہ تھا کہ کسی طرح مغربی پاکستان میں پنجاب کو بالواسطہ شکست ہوتو پاکستان کا عسکری بازوٹوٹ جائے اور مشرقی حصہ نتیجتاً الگ ہوجائے۔

اس جنگ کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد یہ بھی تھا کہ اس جنگ کے ذریعے اس قادیانی دعوے (مرزا قادیانی کی پیشین گوئی) کو کسی طرح سچ ثابت کیا جائے جس میں کہا گیا تھا کہ "انشاء اللہ جموں وکشمیر کی ریاست آزاد ہوگی اوراسکی فتح اور شان وشوکت احمدیت کے ہاتھوں ہوگی" چنانچہ قادیانیوں نے اس جنگ کے دوران کشمیر کے مستقبل سے متعلق لاتعداد ایسے کتابچے شائع کئے جو مرزاغلام قادیانی اور مرزا محمود قادیانی کی پیشین گوئیوں پر مشتمل تھے۔

قدرت اللہ شہاب اپنی کتاب "شہاب نامہ" میں 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے حوالہ سے انکشاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ایک بار میں نے نواب آف کالاباغ (سابق مغربی پاکستان گورنر) سے اس جنگ کے متعلق کچھ دریافت کیا۔ توانہوں نے فرمایا "بھائی شہاب! یہ جنگ پاکستان کی جنگ ہرگز نہ تھی۔ دراصل یہ جنگ ملک اختر (قادیانی)، ایم۔ ایم۔ احمد (قادیانی) بھٹو، عزیزاحمد، اور نذیر احمد (قادیانی) نے شروع کروائی تھی" جب میں نے پوچھا کہ "جنگ شروع کروانے سے ان حضرات کا کیا مقصد تھا"؟ تو نواب صاحب نے جواب دیا "یہ لوگ ایوب خان کو شکنجے میں کس کر اپنی طاقت بڑھانا چاہتے تھے اس

عمل سے اگر پاکستان کا ستیاناس ہوتا ہے توان کی بلا سے" (شہاب نامہ، ص۔932)

پاکستان کی مسلح افواج کے سابق کمانڈرانچیف جنرل محمد موسیٰ بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔۔۔۔

"ایوب خان مرحوم کو ایک خاص ٹولے نے اپنے دام میں پھنسا لیا۔ ایوب خان (1965ء کی پاک بھارت جنگ کے) اس جال میں کیسے پھنس گئے۔ بظاہر یہ ایک معمہ ہے مگر میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ ایک ٹولے نے ایوب خان پر اس قدر دباؤ ڈالا کہ وہ یہ خطرہ لینے پر تیار ہوگئے ان سے کہا گیا کہ یہ موقع بھی 1962ء کی طرح ضائع ہوگیا تو پھر قوم آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور اگر اسی مرحلے پر جرات کا مظاہرہ کیا گیا تو آپکا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائے گا"۔

(ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور۔ ص 22۔ شمارہ ستمبر 1986ء)

1965ء کی جنگ کے ہیرو، مایہ ناز پاکستانی سپوت اور پاکستان فضائیہ کے اسکواڈرن لیڈر ایم۔ ایم۔ عالم بھی اس جنگ کو قادیانی سازش قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"قادیانیوں نے اس جنگ میں اس لئے حصہ لیا کہ انہیں قادیان کا علاقہ واپس ملنے کی توقع تھی۔ اس لئے ملک اختر کو ہٹا کر یحییٰ خان کو بھیجنے کا فیصلہ درست تھا"

(روزنامہ جنگ لاہور۔ 6 ستمبر 1986ء)

1965ء کے معرکے میں چھمب جوڑیاں بارڈر پر ابتداء دو قادیانی جرنیل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر عبدالعلی مقرر تھے جنہوں نے کمال شرمناک کردار سے چھمب میں سب سے بڑا پاکستانی آپریشن (گرانڈ سلام) ناکام کروایا۔

"1965 کی جنگ کے دوران پورے ملک میں دشمن کے حملے سے محفوظ رہنے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے سرکاری طور پر بلیک آؤٹ کرنے کا حکم تھا لیکن پاکستان میں "ربوہ" وہ واحد جگہ تھی جہاں اس سرکاری حکم کو صریحاً خلاف ورزی کی جاتی رہی۔ "ربوہ" کی روشنیاں بھارتی طیاروں کو سرگودھا کے ہوائی اڈے کا محل وقوع بتانے کے لئے چلائی جاتی رہیں اور بالآخر ایئر فورس کی شکایت پر واپڈا کو "ربوہ" کی بجلی منقطع کرنی پڑی"

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔ص32)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانیوں کا کردار

قادیانیوں نے باقاعدہ پلاننگ کے تحت پہلے مغربی پاکستان کیلئے مشکلات پیدا کیں اور پھر ان میں تلخی کا رنگ اس طرح بھرا کہ مشرقی پاکستان کے رہنے والوں کے دلوں میں مغربی پاکستان کے لئے نفرت کا جذبہ پیدا ہوا۔ جو انہیں تعصب اور بغاوت کے راستہ پر لے گیا۔ مشرقی پاکستان کے معروف لیڈر مولانا فرید احمد مرحوم نے اپنی کتاب میں لکھا۔

"موتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل عنایت اللہ نے انہیں کراچی میں بتایا تھا کہ یہودی ایم۔ایم۔احمد کی معرفت اپنی مذموم کارروائیوں میں مصروف ہیں ۔انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں۔ قادیانیوں اور یہودیوں کی ساز باز اتنی عیاں ہے کہ نظرانداز نہیں کی جاسکتی"۔

(سورج بادلوں کی اوٹ میں ۔ص۔98)

"مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ تل ابیب میں تیار کیا گیا تھا"

اقتصادی ماہرین کے مطابق مشرقی پاکستان کے باسیوں کی ناراضگی کا سب سے بڑا سبب تفریق معیشت اور محکمہ مال کی غلط منصوبہ بندیاں تھیں۔ مشرقی پاکستان کی معاشی بدحالی اور غلط منصوبہ بندی کا اصل محرک سیکرٹری مالیات مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا ایم۔ایم۔احمد تھا۔ جس

نے مالی مشیر، سیکرٹری فنانس اور منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین کی حیثیت سے مشرقی پاکستان کی غریب اور مصیبت زدہ عوام کو اُن کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا اور ہر موقع پر ان کو دبانے کی کوشش کی۔ اس بے بسی اور مایوسی کی فضاء نے مشرقی پاکستان کے رہنے والوں کیلئے پاکستان سے بیزاری اور بغاوت کے دروازے کھول دیے۔ یہ حقیقت ہے کہ "مولانا شاہ احمد نورانی" وہ واحد سیاستدان تھے۔ جنہوں نے ایم۔ایم۔احمد کی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے خطرے کی نشاندہی سب سے پہلے کی اور حکومت کو متنبہ کیا کہ

"ایم۔ایم۔احمد کی متعصبانہ اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے ملک ٹوٹ جائے گا۔ لہذا ایم۔ایم۔احمد کو فوری طور پر حکومت سے علیحدہ کیا جائے۔ انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ نئی دہلی اور تل ابیب میں پاکستان توڑنے کے لئے ایک خوفناک سازش تیار کی گئی ہے۔ اور ایم۔ایم۔احمد سامراجیوں کی طرف سے پوری سرگرمیوں سے اس میں ملوث ہیں"۔

16 دسمبر 1971ء کا دن سقوط ڈھاکہ کا سورج لے کر طلوع ہوا۔ بنگلہ دیش کا قیام پاکستان کے مسلمانوں کیلئے ایک المناک سانحہ سے کم نہ تھا۔ اپنوں سے بچھڑنے کے غم میں پوری قوم نڈھال تھی۔ پورے پاکستان میں جنرل یحیٰی خان، ایم۔ایم۔احمد اور اس سازش میں ملوث سول و فوجی مشیروں کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے بڑے بڑے جلوس نکالے جا رہے تھے لیکن قادیانی اخبار "الفضل" سقوط ڈھاکہ کو ایک عارضی شکست قرار دیتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ

"پاکستان میں جو اہم سیاسی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں وہ اندھیرے میں روشنی کی کرن کی طرح ہیں"

(الفضل۔24 دسمبر 1971ء)

ربوہ میں مرزائیوں نے اس سانحہ پر خوشی میں مٹھائیاں تقسیم ہوئیں اور انہوں نے اپنے مکانوں پر نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف چراغاں کیا بلکہ ربوہ کی سڑکوں پر رت بھر رقص کر کے اُمت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی بھی کی۔

پاکستان کی مسلح افواج اور یہودی وقادیانی عزائم

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں جنرل اختر ملک قادیانی کی ''ربوہ سٹریٹیجی'' جب ناکام ہوگئی تو قادیانیت کے اصل عزائم کی شکست کا دکھ اگر کسی قوم کو ہوا تو وہ یہودی قوم تھی چنانچہ اسرائیل کی صیہونی حکومت نے اپنے ملک کی افواج میں 600 قادیانیوں کو شامل کیا اور ایک یہودی فوجی ماہر مسٹر ہرٹر نے ایک یہودی جریدے میں لکھا کہ۔

''پاکستانیوں کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا (معاذ اللہ) خاتمہ کردیا جائے''

اسی قسم کی رائے ایک یہودی دانشور نے دی کہ۔

''پاکستانی فوج اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر معمولی عشق رکھتی ہے یہی بنیاد ہے جس نے پاکسان اور عربوں کے باہمی رشتے کو مضبوط کررکھا ہے لہذا یہودیوں کو چاہیے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے پاکستانیوں کے اندر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا خاتمہ کردیں''

(روزنامہ نوائے وقت لاہور۔22 مئی 1972ء)

اسرائیل جوکہ پہلے دن سے ہی پاکستان اور اسلام کے خلاف سوچتا اور کرتا ہے اس نے دراصل قادیانیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرکے انہیں پاکستان میں ہی ذمہ داریاں سونپی ہوئی ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری آنکھیں بند ہیں اور ہم قادیانیوں کو محب وطن سمجھے ہوئے ہیں یروشلم پوسٹ میں اسرائیل کے سابق صدر مسٹر ڈیوڈ گوربان کا بیان ملاحظہ کریں۔

''پاکستان دراصل ہمارا نظریاتی چیلنج ہے بین الاقوامی صیہونی تحریک کو کسی طرح بھی پاکستان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہیے اور نہ پاکستان کے خطرے سے غفلت کرنی چاہیے۔ پاکستان کا فکری سرمایہ (اسلام) اور جنگی قوت ہمارے لئے آگے چل کر سخت مصیبت کا باعث بن سکتی ہے۔ لہذا ہندوستان سے گہری دوستی ضروری ہے بلکہ ہمیں اس تاریخی عناد ونفرت سے بین الاقوامی دائروں کے ذریعے اور بڑی طاقتوں میں اپنے نفوذ سے کام لے کر ہندوستان کی مدد اور پاکستان پر بھرپور ضرب لگانے کا انتظار کرنا چاہیے یہ کام نہایت راز داری کے ساتھ اور خفیہ منصوبوں کے تحت انجام دینا چاہیے'' (نوائے وقت۔3 ستمبر 1973ء)

چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے اس منصوبے پر عمل درآمد کی خاطر پاکستان میں اپنے مریدوں کو واضح الفاظ میں ہدایت جاری کی کہ۔۔۔۔

''پاکستان میں اگر ایک لاکھ احمدی سمجھ لئے جائیں تو 9 ہزار احمدیوں کو فوج میں جانا چاہیے فوجی تیاری نہایت اہم چیز ہے۔ جب تک آپ جنگ فنون نہیں سیکھیں گے کام کس طرح کریں گے''

(الفضل۔11۔اپریل 1950ء)

مسلح افواج میں شامل قادیانی افسران کی تعداد

15 فروری 1987ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان نے قومی اسمبلی میں پاکستان کی مسلح افواج میں شامل قادیانی افسران کی تعداد 328 بیان کی جو اس وقت مختلف عہدوں پر بلکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ لیفٹیننٹ جنرل (یا مساوی) بری فوج میں 1

2۔ کرنل (یا مساوی) بری فوج میں۔۔۔۔(10) بحریہ میں دو (2) اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائیہ میں (3)

3۔ بریگیڈیئر (یا مساوی) بری فوج میں (5) اور فضائیہ میں ایک (1)

4۔ لیفٹیننٹ کرنل (یا مساوی)۔ بری فوج میں چھپن (56) بحریہ میں چھ (6) اور فضائیہ میں گیارہ (11)

5۔ میجر (یا مساوی) بری فوج میں ایک سو پینتیس (135) بحریہ میں (5) اور فضائیہ میں سولہ (16)

6۔ کپتان (یا مساوی) بری فوج میں اٹھاون (58) بحریہ میں پانچ (5) اور فضائیہ میں چودہ (14)

(روزنامہ جنگ راولپنڈی۔16 فروری 1987ء)

نوٹ: قائد اہلسنت، قائد ملت اسلامیہ امام الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر قائد اہلسنت جناب شاہ محمد اویس نورانی صدیقی صاحب کی تحقیق کے مطابق اس وقت ان افسران کی تعداد 637 ہو چکی ہے

نہایت توجہ طلب بات یہ ہے کہ جس مذہب میں جہاد کرنا ہے ہی حرام وہ جہاد میں کیوں کر دلچسپی لے سکتے ہیں؟ ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم، جہاد حرام ہو چکا ہے" پر زور دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف افواج پاکستان میں اتنی تعداد افسران کی۔۔۔ سمجھ میں بات یہ آتی ہے کہ یہ لوگ جنگ یا جہاد کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ پاکستان کے خلاف سازش اور غداری کیلئے بھرتی ہوتے ہیں اور قادیانی اور یہودی عزائم کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

پاکستان میں مختلف ادوار حکومت پر قادیانی اثرات

قائد اعظم کا دور حکومت

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے دور حکومت کی تفصیل گزر چکی ہے اجمالاً خاکہ یوں ہے کہ ملک کے اقتدار کی منتقلی یا چارج کی منتقلی اس بات پر مشروط تھی کہ وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا جائے جسکی وجہ سے قادیانیت پوری دنیا میں پھیلنے کا سبب بنا۔

خان لیاقت علی کا دور

خان لیاقت علی خان کے دور میں 14 ستمبر 1948ء کو 1034 ایکڑ اراضی جماعت احمدیہ کے نام منتقل کی گئی اور موضع ڈگیاں کا نام ربوہ رکھا گیا۔ اور خان لیاقت علی خان جب ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹانے لگے تو انہیں بھرے مجمع میں قتل کر دیا گیا جو کہ آج بھی قادیانی سرعام اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ہے۔

خواجہ ناظم الدین کے دور میں قادیانی اثر

خواجہ ناظم الدین کے دور نے پاکستان میں ان عناصر کو خوب پھلنے اور پھولنے کا موقع دیا۔ جو آزادی کے بعد بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی غلامی سے آزاد نہیں ہوئے تھے خواجہ ناظم الدین عوامی احتجاج کو مسلسل یہ بہانا بنا کر ٹالتے رہے کہ ہمیں گندم درکار ہے اور قادیانیوں پر پابندی عائد کرنے کی صورت میں امریکہ سے اسکی خیرات نہیں مل سکے گی۔

1957ء تک قادیانی پاکستانی سیاست میں نوکر شاہی اور مغرب نواز حلقوں کے ذریعے کافی سرگرم ہو چکے تھے۔ پاکستان سیاست میں ان کا دائرہ اثر اس در وسیع ہو چکا تھا کہ حکومت کو اس تجویز پر غور کرنا پڑا کہ انہیں الگ سیاسی تنظیم قرار دیا جاتے پاکستان انٹیلی جنس کے اعلیٰ عہدے دار نے روزنامہ "مسلم" اسلام آباد میں انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ 1957ء میں پنجاب سی، آئی، ڈی نے ایک تجویز تیار کی کہ جماعت احمدیہ کو سیاسی تنظیم قرار دے دیا جائے۔ کیونکہ یہ اس وقت حکومت پنجاب کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظروں میں مشکوک قرار پاچکی تھی ۔ اس جماعت کی ذیلی اراکین کی ایک تنظیم کو حکومت نے غیر قانونی قرار دیا اور سرکاری ملازمین کو سختی سے منع کر دیا کہ وہ اس کے ساتھ تعلق نہ رکھیں یہ ذیلی تنظیم "احمدیہ انٹیلی جنس سٹاف" کہلاتی تھی ۔ اور اس نے حکومت کے مختلف محکموں میں اپنے حلقے قائم کیے ہوئے تھے۔ اس کے نتیجے میں مسلح افواج میں احمدی افسران کی ایک فہرست لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں تیار کی گئی حکومت کے نوٹس میں یہ بات بھی آئی کہ قادیانی افسران خفیہ اجلاس بھی منعقد کرتے ہیں"

(دی مسلم، اسلام آباد، 24 مئی 1984ء)

ایوب خان کا دور حکومت اور قادیانی اثر

قادیانی جماعت کی ان خفیہ کارستانیوں نے 1958ء کے مارشل لاء کے بعد کئی نئی جہتیں اختیار کیں۔ ایوب خان نے اس تحریک کی نشو ونما میں سرپرستی کی۔ تاکہ اپنے پنجے بیرون ملک تک پھیلا سکے۔ ایوبی دور میں قادیانیوں نے اپنی سیاسی حیثیت اور قوت کو مستحکم کیا۔ ایوب خان تمام اہم معاملات میں قادیانیوں پر اندھا اعتماد کرتا تھا۔ اس اعانت کے تحت قادیانیوں کو یہ موقع مل گیا کہ وہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی مذہبی اور سیاسی تحریکوں کے خلاف سرگرمیاں شروع کریں۔ دفتر خارجہ میں قادیانی اہلکار اور ان کے بہی خواہوں نے کمال ہوشیاری سے پاکستان کے عرب ممالک سے تعلقات کو فروغ نہ پانے دیا۔ ایوبی دور میں ہی قادیانیوں کو فوج میں گھسنے کا موقع میسر آیا۔

ایوب کے دور میں معاشی منصوبہ بندی کے حساس مسئلے سے لے کر بین الاقوامی معاملات تک ہر فیلڈ میں قادیانی چھائے ہوئے تھے۔ امریکہ کی ایماء پر ظفر اللہ قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کیا۔ تاکہ اقوام متحدہ کے ایوان میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان

مکمل ہم آہنگی پائی جائے۔ اسی دور میں پاکستان کیلئے امریکی امداد کا اضافہ ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا، ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی جوکہ بدنام زمانہ بیوروکریٹ تھا۔ پہلے فنانس سیکرٹری اور بعد میں پاکستان کے منصوبہ بندی کمیشن کا چیئرمین بن گیا۔ وہ صیہونیوں کے در پردہ گروپوں جیسے "فورڈ فاؤنڈیشن" اور "ہارورڈ ایڈوائزری گروپ" کی مدد سے پاکستانی معیشت میں علاقائی عدم تعاون کا ذمہ دار تھا۔ ان صیہونی گروپوں نے منصوبہ بندی کمیشن اور صوبائی محکمہ جات برائے منصوبہ بندی میں ماہرین معیشت کا ایک ریلا داخل کر دیا۔ تاکہ پاکستان کے لئے پانچ سالہ منصوبے تیار کیے جا سکیں۔ اس ناقص منصوبہ بندی نے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیانی معاشی ناہمواریاں پیدا کیں۔ جس کا نتیجہ کے مشرقی حصے کی علیحدگی کی صورت میں نکلا۔ آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں کہ

"جنرل ایوب خان کے دور میں مرزائیت کو ہر پھیلانے کا سنہری موقع ملا۔ ظفر اللہ خان قادیانی عالمی عدالت انصاف کا جج بن چکا تھا۔ فیلڈ مارشل جنرل ایوب خان پر شب و روز آمریت کا بھوت سوار تھا۔ چونکہ وہ فوج سے متعلق تھے۔ اس لئے وہ "No" سننا ہرگز گوارہ نہ کرتے تھے۔ اس پر ایک حادثہ ہوا۔ ایوب خان کے چہیتوں کا ربوہ کے قصر خلافت میں آنا جانا ہو گیا۔ یہاں سے انہیں ضرورت کی ہر شے مل جاتی تھی۔ ان کی راتیں عیاشیوں کے ریلے میں ڈوب گئیں۔ یوں پریذیڈنٹ ہاؤس اور قادیانی قصر خلافت کے درمیانی فاصلے سمٹ کر رہ گئے ۔ زیادہ قربت ہوئی تو حکومت نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت اخبارات کے نام اس حکم کا سرکلر جاری کر دیا کہ اشارۃً و کنایۃً یا تفصیلاً و اجمالاً کسی بھی طرح قادیانی فرقے پر خفی و جلی تنقید نہ کی جائے۔ خلاف ورزی کا مرتکب قانون کی رو سے مستوجب سزا ہوگا"

(تحریک ختم نبوت۔ آغا شورش کاشمیری۔ ص۔ 143)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جنرل ایوب خان کے دور میں حکومت نے ایڈووکیٹ جنرل کی معرفت لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بینچ کے روبرو یہ بیان دیا کہ قادیانی بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ اور یہ مہربانیاں اس قدر بڑھیں کہ ایوب خاں کے دور صدارت میں زرعی اصلاحات اور محکمہ اوقاف کا قیام عمل میں آیا۔ تو کمال ہوشیاری سے ربوہ کی زمین کو اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ چونکہ یہ زمین "مرزا محمود" کے نام ہونے کے باوجود جماعت کی ملکیت ہے اسلئے وہ زرعی اصلاحات کے دائرے میں نہیں آتی ہے"

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔ص۔52-51)

قادیانیوں پر نوازشوں کی وجہ سے ایک وقت ایسا بھی آیا کہ عوام نے صدر ایوب کو قادیانی اور مرزائی ایجنٹ کہنا شروع کر دیا۔ ایوبی حکومت کی بے انتہا سازشوں کی وجہ سے قادیانیوں نے کھلے عام 1965ء کے الیکشن میں محترمہ فاطمہ جناح کے خلاف ایوب خان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ایوب خان کی انتخابی مہم چلانے کے لئے قادیانیوں نے "ربوہ" میں ایک خصوصی سیل قائم کیا۔ حزب اختلاف کے قائدین کی کردار کشی کیلئے فرضی ناموں سے سینکڑوں اشتہارات اور کتابچے شائع کئے۔ اور ایوب خان کی انتخابی مہم کے لئے فنڈ بھی اکٹھا کیا۔ اپنی ذاتی محفلوں میں قادیانی اکابر ایوب خان کیلئے قادیانی جماعت کی خدمات کو "ایشیاء کے ڈیگال" کیلئے حقیر تحفہ قرار دیتے تھے۔

جنرل یحییٰ خان کا دور حکومت

جنرل صاحب پہلو میں ایسا دل بے قرار رکھتے تھے۔ جسے حسینوں کی قربت کے بغیر چین ہی نہیں آتا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ ایسے رنگین مزاج حکمرانوں کو قادیانی پسند نہ کرتے اور اسے خوش آمدید نہ کہتے۔

اس دور میں بھی قادیانیوں کو بے پناہ مراعات میسر رہیں۔ ایم۔ ایم۔ احمد کو ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی اور صدر یحییٰ خان کا مشیر برائے اقتصادیات مقرر کیا گیا۔ وہ یحییٰ خان کی کابینہ کے ایک اہم رکن کے طور پر کام کرتا رہا۔ اس کے اسرائیلی اہلکاروں کے ساتھ قریبی تعلقات و روابط تھے۔ ایم۔ ایم۔ احمد نے معاشی منصوبہ بندی میں عدم مساوات کے ذریعے استحکام پاکستان کو کھوکھلا کر کے صیہونی اور یہودی منصوبے کو پروان چڑھایا۔ ادھر ظفر اللہ قادیانی نے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ امریکہ اور صدر یحییٰ خان کے اہل کاروں کے درمیان رابطے کا کام جاری رکھا۔ قادیانی بیوروکریٹس نے ملک کے مستقبل کے سیاسی ڈھانچے میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے نئی حکومت سے تعلقات استوار کر لئے اور اس دور میں پاکستانی معاملات میں امریکی مداخلت خوفناک حد تک بڑھ گئی تھی۔

ذوالفقار علی بھٹو کا دور حکومت

شروع شروع میں بھٹو کے دور حکومت میں قادیانیوں کو کافی سہولیات ملتی رہیں۔ قادیانی، بھٹو دور حکومت کو نعمت غیر متوقیہ قرار دیتے رہے۔ بیرون ملک پاکستانیوں کو یہ باور کرایا جاتا رہا کہ بھٹو کو اقتدار بھی قادیانی جماعت نے دلوایا ہے لیکن اپریل 1973ء میں قادیانیوں اور بھٹو حکومت کے تعلقات میں خرابی اس وقت آئی جب حکومت نے تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں تین اعلیٰ افسران فوج جو کہ قادیانی تھے کو گرفتار کر لیا اس سازش میں قادیانی افسران کے نام یہ ہیں۔ میجر فاروق آدم خان۔ اسکواڈرن لیڈر محمد غوث اور میجر سعید اختر ملک۔

کچھ دنوں بعد یعنی جون کے آخر میں حکومت کو ایک اور سازش کا علم ہوا۔ جس میں پاک فضائیہ کے چودہ (14) افسران ملوث پائے گئے۔ 2 جولائی 1973ء کو مقدمہ شروع ہوا۔ دوران مقدمہ کیپٹن عبدالستار نے انکشاف کیا کہ قادیانی بھٹو حکومت کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں اور اس سازش میں ایئر مارشل ظفر چوہدری قادیانی۔ ایئر وائس مارشل سعد اللہ۔ کور لیفٹیننٹ جنرل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے حمید خان اور ایئر کموڈ رائے۔ ڈبلیو مفتی ملوث ہیں۔ آنے والے چند مہینوں میں حصول اقتدار اور پاکستان کو کھوکھلا اور غیر مستحکم کرنے کے لئے مزید سازشیں سامنے آئیں جو قادیانیوں نے ایئر مارشل ظفر چوہدری کے ذریعے کرواتی تھیں چنانچہ حکومت کو قادیانی ایئر مارشل ظفر چوہدری کو مملکت کے تحفظ کی خاطر رخصت کرنا پڑا"۔

(تحریک تحفظ ختم نبوت۔ محمد احمد ترازی۔ ص۔217)

قادیانیت، امریکن فرقہ: "امریکی صدر کا اعتراف"

"پاکستان کے سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے اقتدار کے آخری ایام میں قادیانیوں کے سیاسی عزائم اور ملک دشمن عناصر سے خفیہ تعلقات کے بعض گوشوں سے نقاب اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ برسر اقتدار آنے کے بعد جب میں سربراہ مملکت کی حیثیت سے پہلی مرتبہ امریکہ کے دورے پر گیا۔ تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ قادیانی جماعت ہمارا (Sect) فرقہ ہے۔ آپ ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں۔ دوسری مرتبہ جب امریکہ کا دورہ ہوا تو بھی یہی بات دہرائی گئی۔ یہ بات میرے پاس امانت تھے۔ ریکارڈ کی خاطر میں پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں"

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔ ص۔35)

بھٹو کے قتل یا پھانسی چڑھ جانے کی وجہ

سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے خلاف نواب محمد احمد خان کے مقدمہ قتل میں وعدہ معاف گواہ ایف۔ ایس۔ ایف کا ڈائریکٹر مسعود احمد ایک متعصب قادیانی شخص تھا۔ جس نے ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف گواہی دے کہ دراصل ان کو قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینے پر سزا دینے کی کوشش کی لیکن

جناب بھٹو مرحوم کا یہ کارنامہ آج تاریخ کا حصہ ہی نہیں ایک انوکھا اعزاز بھی ہے"

(تحریک تحفظ ختم نبوت۔ محمد احمد ترازی۔ ص۔218)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، غدارِ وطن

متعصب قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ایوب دور میں پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا اور صدر کا مشیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی بھی مقرر کر دیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو 10 دسمبر 1979ء کو نوبل انعام سے نواز ا گیا۔ اور اگر دریافت کیا جائے کہ کس انوکھے کارنامے یا ایجاد پر یہ ایوارڈ دیا گیا تو جواب سکوت میں ملتا ہے اور آگے سے اس جملے سے نواز دیا جاتا ہے کہ "ایک چپ سو سکھ" لیکن اگر سچ کہا جائے تو وہ یہ ہے کہ جس طرح ملالہ کو یہودی لابی نے تیار کر کے ایک خاص مقصد کے لئے دنیا میں متعارف کروایا ہے اور اسے دنیا کے ہر ملک سے ایوارڈ دلوائے ہیں اور نوبل انعام سے نوازا ہے اور اس کے بدلے میں ملک کو حد درجہ بدنام بھی کیا ہے اور اس سے اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیاں بھی کروائی ہیں اسی طرح ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی بغیر کسی نئی ایجاد کے نوبل انعام سے اس لئے نوازا گیا کہ ڈاکٹر سام نے انگریز نوازی اور یہودی غلامی کا ریکارڈ قائم کر دیا تھا اور وطن پاکستان سے غداری کو جو تاریخ رقم کی وہ واقعی نوبل انعام کی مستحق تھی۔ جسکی تفصیل اجمالاً پیش خدمت ہے۔

10 ستمبر 1974ء کو ڈاکٹر عبدالسلام نے وزیر اعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے استعفیٰ پیش کیا۔ جسکی وجہ ڈاکٹر سام نے یہ پیش کی۔

"آپ جانتے ہیں کہ میں احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں۔ حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے۔ کسی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے کوئی شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خالق اور مخلوق کے تعلق میں مداخلت نہیں کرسکتا۔ میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے تو میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کرلوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے اب میرا ایسے ملک کے ساتھ تعلق واجبی سا ہوگا جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو"

فروری 1987ء کو ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکی سینٹ کے ارکان کو ایک چٹھی لکھی کہ

"آپ پاکستان پر دباؤ ڈالیں اور اقتصادی امداد مشروط طور پر دیں تاکہ ہمارے خلاف کئے گئے اقدامات حکومت پاکستان واپس لے لیے"

قادیانی جماعت کا امریکہ کو خط لکھنا بنتا بھی تھا کیونکہ بھٹو صاحب کو امریکی صدر نے یہ ہدایت بارہا جاری کی تھی کہ قادیانیت اُن کا فرقہ ہے اور اس کے مفادات کا خاص خیال رکھا جائے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ پاکستانی حکام آج تک اس حقیقت کو سامنے دیکھ کر بھی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں اور ابھی تک قادیانی لوگوں کو کلیدی عہدوں پر سے نہیں ہٹا رہے جبکہ ملک کی ساکھ حد درجہ متاثر ہو چکی ہے۔

30 اپریل 1984ء کو قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی، صدارتی آرڈیننس نمبر 20 مجریہ 1984ء کی خلاف ورزی پر مقدمات کے خوف سے بھاگ کر لندن چلا گیا۔ وہاں اس نے مرکزی قادیانی عبادت گاہ "بیت الفضل" سے ملحقہ محمود ہال میں تفصیلی تقریر کی اور سامنے پہلے صف میں بیٹھے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مخاطب کرکے کہا "آپ میرے کمرے میں تنہا آئیے آپ سے ضروری باتیں کرنا ہیں" "فرزند احمدیت" کا لقب پانے والے ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے سعادت سمجھا اور حاضر ہوا تو مرزا طاہر احمد قادیانی نے ڈاکٹر سلام کو ہدایت جاری کہ وہ صدر ضیاء الحق کو ملے اور انہیں آرڈیننس واپس لینے کے لئے کہے۔ لہذا ڈاکٹر عبدالسلام نے

جنرل محمد ضیاء الحق سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملاقات کی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کے جذبات سے آگاہ کیا۔ صدر پاکستان جناب ضیاء الحق صاحب نے ساری بات تحمل سے سنی اور اٹھے اور الماری سے قادیانی کتاب "تذکرہ" جسے وہ قرآن کا درجہ دیتے ہیں نکالی اور کہا کہ یہ دیکھیں جسے آپ قرآن کا درجہ دیتے ہیں۔ اس میں کس طرح قرآن کریم کی آیات کو تحریف کرکے شامل کیا گیا ہے۔ اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کران کے سامنے رکھ دیا۔ اس پر مندرجہ ذیل آیت درج تھی۔

"انا انزلنه قریبا من القادیان" (نعوذ باللہ)

ترجمہ: (اے مرزا قادیانی) یقیناً ہم نے قرآن کو قادیان (گورداسپور، بھارت) کے قریب نازل کیا"

(تذکرہ، مجموعہ وحی مقدس والہامات، طبع چہارم ص 59۔ از مرزا قادیانی)

اور جس میں مزید لکھا تھا کہ یہ قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ضیاء الحق نے کہا یہ بات مجھ سمیت ہر مسلمان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اور یوں ڈاکٹر عبدالسلام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور بے حد شرمندہ ہوا۔ اور پھر کبھی حاضر ہونے کا بہانہ لگا کر رخصت ہو گیا۔

(ڈاکٹر عبدالسلام۔ تصویر کا دوسرا رخ۔ محمد متین خالد)

ڈاکٹر عبدالسلام کے پاکستان دشمن بھارتی لیڈر نہرو کے ساتھ بڑے دوستانہ مراسم تھے۔ ایک دفعہ نہرو نے ڈاکٹر عبدالسلام کو آفر کی تھی کہ آپ انڈیا آجائیں ہم آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق ادارہ بنا کر دیں گے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ "وہ اس سلسلہ میں اٹلی کی حکومت سے وعدہ کر چکے ہیں لہذا معذرت چاہتا ہوں لیکن آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہاں کے سائنس دانوں سے تعاون کروں گا"۔

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی بھارتی "خدمات" کے عوض ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ برائے بنیادی تحقیق بمبئی انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی اور انڈیا اکیڈمی آف سائنس بنگلور کے منتخب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکن رہے۔ گورونانک یونیورسٹی امرتسر (بھارت)، نہرو یونیورسٹی بنارس (بھارت)، پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ (بھارت) نے انہیں "ڈاکٹر آف سائنس" کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ کلکتہ یونیورسٹی نے انہیں سر دیو پرشاد سردادھیکاری گولڈ میڈل اور انڈین فزکس اور ایسوسی ایشن نے شری آرڈی برلا ایوارڈ دیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کو کیا سمجھتا ہے؟ اس سلسلے میں معروف صحافی و کالم نویس جناب تنویر قیصر شاہد سے ایک دلچسپ فکر انگیز واقعہ انہی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں اور ان کے اخلاق کے پیچھے ان کا اصل چہرہ ملاحظہ فرمائیں۔

"ایک دفعہ لندن میں قیام کے دوران بی بی سی لندن کی طرف سے میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بطور معاون "ڈاکٹر عبدالسلام کے گھر ان کا تفصیلی انٹرویو کرنے گیا۔ میرے دوست نے ڈاکٹر سام کا خاصا طویل انٹرویو کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بڑی تفصیل سے جوابات دیئے انٹرویو کے دوران میں بالکل خاموش' پوری دلچسپی کے ساتھ سوال و جواب سنتا رہا۔ دوران انٹرویو انہوں نے ملازم کو کھانا دستر خوان پر لگانے کا حکم دیا۔ انٹرویو کے تقریباً آخر میں عبدالسلام مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ آپ معاون کے طور پر تشریف لائے ہیں مگر آپ نے کوئی سوال نہیں کیا۔ میری خواہش ہے کہ آپ بھی کوئی سوال کریں۔ ان کے اصرار پر میں نے بڑی عاجزی سے کہا کہ چونکہ میرا دوست بڑی محنت سے اور بڑا جامع انٹرویو کر رہا ہے اور میں اس میں کوئی تشنگی محسوس نہیں کر رہا۔ ویسے بھی میں آپ کی شخصیت اور آپ کے کام کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق خاصا پڑھا بھی ہے۔ جھنگ سے لے کر اٹلی تک آپ کی تمام سرگرمیاں میری نظر سے گزرتی رہی ہیں۔ لیکن پھر

بھی ایک خاص مصلحت کے تحت میں اس سلسلہ میں کوئی سوال کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام فخریہ انداز میں مسکرائے اور ایک مرتبہ اپنے علمی گھمنڈ اور غرور سے مجھے "مفتوح" سمجھتے ہوئے خود کو "فاتح" کے انداز میں "حملہ آور" ہوتے ہوئے کہا کہ "نہیں آپ ضرور سوال کریں مجھے بہت خوشی ہوگی" بالآخر ڈاکٹر صاحب کے پرزور اصرار پر میں نے انہیں کہا کہ آپ وعدہ کریں کسی تفصیل میں گئے بغیر میرے سوال کا دوٹوک الفاظ "ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے وعدہ کرلیا کہ ٹھیک! بالکل ایسا ہی ہوگا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ چونکہ آپ کا تعلق قادیانی جماعت سے ہے جو نہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحیثیت آخری نبی منکر ہے بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ لوگ مرزا غلام قادیانی (قادیان کے ایک مکار، عیار آدمی کو) نبی اور رسول مانتے ہیں۔ جبکہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں آپ بتائیے کہ مرزا غلام قادیانی کو نبی اور رسول نہ ماننے کو کافر سمجھتے ہیں؟؟؟۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام بغیر توقف کے بولے "ہاں میں ہر اس شخص کو کافر سمجھتا ہوں جو مرزا غلام قادیانی کو نبی نہیں مانتا"۔ اس کے بعد انہوں نے اخلاق سے گری ہوئی ایک عجیب حرکت کی۔ کہ اپنے ملازم کو بلوا کر دستر خوان پر رکھا ہوا کھانا اُٹھوا دیا۔ انہیں غصے میں دیکھ کر ہم بھی اجازت لے کر واپس آگئے۔

معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرہ آفاق کتاب "ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم" کے صفحہ 23 پر ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں"

"معزز قارئین کو اس انتہائی افسوسناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کہوٹہ بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں۔۔ میں صرف ایک اور واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے اقدامات کا ذکر نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں لیکن میں نے ان سنسنی خیز واقعات کو تاریخ وار درج کر کے اس انتہائی اہم قومی دستاویز کی دو نقلیں پاکستان کے باہر دو مختلف شخصیات کے پاس بطور امانت درج کرا دی ہیں اور اس کی اشاعت کب اور کیسے ہو کے متعلق بھی ضروری ہدایات دے دی ہیں"۔

(ڈاکٹر عبدالسلام اور اسلامی بم۔ زاہد ملک چیئرمین نظریہ پاکستان کونسل اسلام آباد)

جناب زاہد ملک کو لیاقت علی خان کے قتل کی شاید حقیقت معلوم ہو چکی ہے اس لئے وہ قادیانیت کی ملک دشمنی اپنی زندگی میں کھل کر بیان نہیں کر پا رہے۔ یہ بات انہوں نے مجھے (راقم) ذاتی طور پر ایوان قائد اسلام آباد میں بھی سنائی تھی۔ کاش حکومت اور انتظامیہ کی آنکھوں سے بھی کالی پٹی ہٹ جائے اور محب وطن لوگ جس درد سے حالات پیش کر رہے ہیں انہیں بھی نظر آسکیں اور ملک صحیح معنوں میں ترقی کر سکے۔

یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے متین خالد صاحب کو سنایا جسے ماہنامہ افق نے مارچ 2012ء کے شمارے میں یوں شائع کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا"

"اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان

نے اس حوالے سے پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائیگا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا۔"نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اسکے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی۔آئی۔اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا کہا کہ آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں بلکہ آپ کے اسلامی بن کا ماڈل بھی موجود ہے" یہ کہہ کر سی۔آئی۔اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں۔ میں آپ کو بتاؤں آپ کا اسلامی بن کیا ہے؟؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا تو دوسرے امریکین بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میں بھی اُٹھا اور ان سب کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ سی۔آئی۔اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے جا رہا ہے۔ اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے؟؟ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں تھے کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا۔ تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ اور اسکے ساتھ ہی دوسری طرف ایک سٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی۔آئی۔اے کے افسر نے کہا کہ "یہ ہے آپ کا اسلامی بم۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو؟؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟؟" میں نے کہا کہ میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں میں یہ بتانے یا پہچان کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور کس چیز کا ماڈل ہے لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی۔ آئی۔ اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکلا اور ہم بھی اسکے پیچھے پیچھے تھے۔ میرا سر چکر رہا تھا کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟ جب ہم کاریڈور سے نکل کر آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈاکٹر عبدالسلام ایک کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ جن میں بقول سی۔ آئی۔ اے کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا، اچھا۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام کی غداری کا نتیجہ ہے"

(ماہنامہ افق کراچی۔ مارچ 2012ء)

اس کے باوجود ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے صاحبان اقتدار نے دانستہ طور پر ڈاکٹر عبدالسلام کی مندرجہ ذیل سازشوں اور غداریوں سے چشم پوشی کر کے اسے 1959ء میں ستارہ امتیاز اور تمغہ و ایوارڈ حسن کارکردگی اور 1979ء میں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز "نشان امتیاز" دیا۔

المیہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے مکر و فریب اور سازشوں کی وجہ سے پاکستان روز اول سے ہی آزمائشوں اور مشکلات سے دوچار ہے اور ہمارے نام نہاد دانشوروں کا ایک خاص گروہ جن کی عقلوں اور قلموں پر مفادات و اغراض کے دبیز دھندلکوں نے قبضہ جما رکھا ہے قادیانیت کو مضبوط تر بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ یہ لوگ وطن کی سالمیت اور ناموس کو صرف چند ٹکوں اور ہلکی سی مراعات کی خاطر داؤ پر لگا رہے ہیں جو کہ حقیقت میں ملک سے غداری کے مترادف اور ناقابل معافی جرم ہے۔

حساس مقامات کے گرد قادیانی گھیرا

پاکستان میں جتنے بھی حساس مقامات ہیں ان کے گرد قادیانیت کے اڈے ہیں۔ اسلام آباد ہو، گوادر پورٹ ہو، سیالکوٹ کا صنعتی ایریا ہو، فیصل آباد ہو، سرگودھا کا ایئر بیس ہو، کھاریاں کینٹ ہو، کہوٹہ ایٹمی پلانٹ ہو یا خوشاب میں ایٹمی تنصیبات یا جہلم ٹلہ جوگیاں۔۔۔ ہر جگہ پر قادیانیت نے در پردہ قبضہ رکھنے کی پوری کوشش کی ہوئی ہے۔

اسلام آباد میں بارہ کوہ میں تین سو کنال اراضی خرید کر قادیانیت کے مقاصد کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔ کینٹ کھاریاں کو بھی نصیرہ، تہال، کھاریاں کباڑی بازار سمیت ہر طرف سے گھیرے میں رکھنے کی سازش کے تحت قادیانی مکانات و عبادت گاہیں تعمیر ہیں۔

گوادر پورٹ کے قریب 956 کنال اراضی خرید کر قادیانیت کے مذموم مقاصد اور گوادر پورٹ کو فیل کرنے کے لئے وقف کی گئی ہے۔۔۔ چونکہ مستقبل میں گوادر پورٹ کو مرکزی اہمیت حاصل ہوگی اس لئے انڈیا کو خوش کرنے کے لئے ایسی پلاننگ کی گئی۔

خوشاب ایٹمی تنصیبات کے قریب خدا بخش ابوبکر نامی قادیانی جو کہ محکمہ پولیس میں ڈی۔ آئی۔ جی کے عہدے پر براجمان ہے نے 610 روپے فی مرلہ کے حساب سے 903 کنال اراضی خرید کر قادیانیت کے مذموم مقاصد کے لئے جماعت احمدیہ کو پیش کرنے کی جرأت کی۔

لاہور گڑھی شاہو میں قادیانی بیت الکفر تعمیر ہے اور گڑھی شاہو سے باقاعدہ پورے لاہور کو مانیٹر کیا جاتا ہے۔۔

قادیانی عبادت گاہوں اور مقاصد کی تفصیل

یورپ میں کینیڈا، انگلینڈ، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، بیلجیئم، اسپین اور اٹلی میں قادیانیوں کے چوبیس (24) مشن، ایک سو تیس (130) قادیانی عبادت گاہیں، دو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدرسے(2)، اور نو(9) سے زائد اخبارات ورسائل کام کررہے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں فلسطین، شام، لبنان، عدن، مصر، کویت، بحرین، مسقط، دبئی اور اُردن میں دس(10) مشن، چار(4) سے زائد قادیانی عبادت گاہیں، اور ایک مدرسہ(1) کام کررہے ہیں۔ عربی زبان میں ایک رسالہ "البشریٰ" نکالا جارہا ہے۔

مشرقی افریقہ میں کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زمبیا میں چھبیس (26) مشن، اکہتر(71) قادیانی عبادت گاہیں، (5) مدرسے اور پانچ(5) سے زائد اخبارات ورسائل کام کررہے ہیں۔

مغربی افریقہ میں نائجیریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، صومالیہ اور دیگر افریقی ممالک میں دوسو سینتیس(237) قادیانی مشن، چارسوانہتر(469) قادیانی عبادت گاہیں ایک سو چون مدارس(154)، پچیس ہسپتال(25) قادیانیت کے لئے کام کررہے ہیں۔

بحر ہند کے ممالک میں ماریشس، سری لنکا، برما وغیرہ میں سات(7) قادیانی مشن، تیرہ(13) قادیانی عبادت گاہیں اور ایک مدرسہ کام کررہے ہیں۔

مشرق بعید میں انڈونیشیا، فجی، جاپان، جنوبی افریقہ کے ممالک میں تہتر(73) قادیانی مشن، ایک سو ستائیس(127) قادیانی عبادت گاہیں، چھ(6) مدارس اور سولہ(16) سے زائد اخبارات ورسائل کام کررہے ہیں۔

انڈونیشیاء جیسے اسلامی ملک میں (30) سے زائد قادیانی مشن اور ایک سو پندرہ(115) عبادت گاہیں مختلف شہروں میں قادیانیت کے فروغ اور یہودی عزائم کی آبیاری میں مصروف ہیں۔

اس کے علاوہ آسٹریلیا براعظم میں بھی قادیانی مشن اور عبادت گاہیں قائم ہوچکی ہیں۔

اس وقت دنیا میں امریکہ، برطانیہ، جرمنی، کینیڈا، بھارت اور اسرائیل قادیانیت کے سب سے بڑے معاون وحمایتی ممالک ہیں۔ اس لئے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں کہ قادیانیت صیہونی عزائم کے لئے استعمال کی جارہی ہے اور کبھی بھی پاکستان کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔

قادیانی خلیفہ، مرزا مسرور کا پاکستانی آئین کو ماننے سے انکار

گذشتہ انتخابات 2013ء میں پاکستان تحریک انصاف کی ایک عورت نے بیرون ملک انگلستان میں قادیانی آرگن مرزا مسرور سے ایک پروگرام میں PTI کی حمایت اور کامیابی کی دعا کی التجا کی۔ تو اس کے جواب میں مرزا مسرور نے کہا کہ وہ پاکستان کے آئین کو مانتا ہی نہیں اور نہ ہی اسکی جماعت جماعتِ احمدیہ مانتی ہے۔ کیوں کہ انہیں قومی اسمبلی نے غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔

ان تمام واقعات سے پردہ اٹھانے کا واحد مقصد یہ ہے کہ قادیانیت کا وہ اصلی چہرہ سامنے لایا جائے جس پر وہ مذہب کا جعلی اور جھوٹا نقاب اوڑھے ہوئے ہے۔ اسرائیلی یہودی اور عیسائی لوگوں سمیت تمام دنیا کے باطل لوگ دجال اکبر کے منتظر ہیں اور اسلامی ملکوں کو دنیا سے مٹانے کی پلاننگ کرچکے ہیں۔ اور انہیں سب سے زیادہ خطرہ پاکستان سے ہے جو ان کے اس ناپاک ارادہ کی راہ میں رکاوٹ بنتا نظر آرہا ہے کیونکہ پاکستان، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مسلمانوں کو ایک تحفہ ہے جسکا ذکر جناب زاہد ملک مرحوم چیئرمین نظریہ کونسل اسلام آباد اور زاہد حامد صاحب بھی نیٹ پر اور نجی ٹی وی پر کئی مرتبہ کرچکے ہیں۔ یہ واحد اسلامی ملک ہے جو مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ نواب آف قلات کے پوتے نے حال ہی میں نجی ٹی وی پر مبشر لقمان کے پروگرام میں یہ واضع کہا ہے کہ جب بلوچستان ریاست کے مستقبل کی باتیں ہورہی تھیں تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نواب آف قلات کو خواب میں آکر خود حکم فرمایا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ بلوچستان کو پاکستان کے ساتھ شامل کرو اور میرے سپاہی محمد علی جناحؒ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ تو یہودیوں، عیسائیوں کو اگر دجال اکبر اور باطل قوت کے مقابلہ کا خوف ہے تو صرف پاکستان اور پاکستان کی غیرت مند فوج اور عوام سے۔ جو ملک اور اسلام کی بقاء کے لئے جان کی بازی لگانا بھی حقیر سمجھتے ہیں جسکی زندہ مثال 1965ء کی جنگ میں وطن کے فرزندوں نے بھارتی ٹینکوں کے نیچے لیٹ کر جان قربان کر کے پیش بھی کی ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ آج بھی تمام تر حالات وواقعات سے باخبر ہوتے ہوئے بھی ملک کے چند نام نہاد دانشور، اینکر پرسن، تجزیہ نگار اور ملکی اداروں میں بھی چند لوگ غدار وطن جماعت، جماعت احمدیہ کو اپنے مفادات کی خاطر تحفظ دینے اور ان کے اصلی چہرے کو چھپانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جبکہ وطن کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح طالبان کے خلاف پوری قوم متحد ہو کر میدان میں اُتری ہے اسی طرح ہر اس قوت کے خلاف میدان میں متحد ہو کر اترے جو اس وطن عزیز کے خلاف ریت کے ذرے برابر بھی بری سوچ رکھتی ہو۔۔۔۔

مؤرخین اور محبِ وطن، دردمند، باشعور لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس ملک عزیز کو بنانے میں اسکی بنیادوں میں ہماری کتنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا خون اور آبرو داؤ پر لگی تب جا کر یہ وطن عزیز حاصل ہوا۔ یہ وطن ہمیں جان سے کئی ہزار گنا بڑھ کر عزیز ہے۔ ہمیں پوری قوم کو یہ بتانا ہوگا کہ قادیانیت کس طرح ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں تن من لگا رہی ہے لیکن شاید اس غدار وطن پارٹی کو یہ معلوم نہیں کہ پاکستانی قوم غیرت کا دوسرا نام ہے۔ یہ مر تو سکتے ہیں لیکن وطن کی سالمیت اور ناموس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

تحریکِ تحفظ اسلام پاکستان محب وطن پاکستانیوں کی جماعت ہے جس میں نہ طالبان اور طالبان نوازوں کی گنجائش ہے اور نہ قادیانی اور قادیانی نوازوں کی۔۔۔۔ یہ جماعت خالصتاً

محب وطن پاکستانیوں کی جماعت ہے جن کے نظریات پیر جماعت علی شاہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، پیر آف مانکی شریف، پیر آف بٹالہ شریف، پیر سیال، پیر آف شرقپور شریف، پیر آف بھکھی شریف سے ملتے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان بنانے میں اپنا مرکزی کردار ادا کیا تھا اور اپنے مریدوں کو 1945ء میں حکم دیا تھا کہ جس نے مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا وہ ہمارا مرید نہیں۔ تب جا کر یہ ملک معرض وجود میں آیا۔ اور آج بھی اس ملک کو بچانے میں یہ پاکستانی غیور عوام تحریکِ تحفظ اسلام پاکستان کے پلیٹ فارم پر قادیانیت کے خلاف سینہ سپر کئے ہوئے ہے اور ان کی زبانوں پر نعرہ آج بھی یہی ہے کہ

آقا تیری شان کی خاطر — دل بھی حاضر جان بھی حاضر

اور

پاکستان بنایا تھا — پاکستان بچائیں گے

پاکستان کی بقا کے لئے — جانیں بھی لٹائیں گے

میڈیا اور ایجنسیز کے افراد سے یہ دردمندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ خدارا یہ ملک ہے تو آپ بھی عیش میں ہیں۔ آج اگر معاشرے میں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے تو یہ بہاریں صرف اس ملک کے طفیل ہیں۔ برائے مہربانی اس ملک عزیز کی سلامتی اور بقاء کے لئے قادیانیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اور محب وطن ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے دنیا کو بتائیں کہ ابھی پاکستانی قوم بے غیرت نہیں ہوئی۔ ابھی ہماری قوم کا بچہ بچہ ہر باطل کا منہ موڑ سکتا ہے تو افواج کا مقابلہ کون کر سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح قوم طالبان کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی تھی تو اسے شکست فاش ہوئی اور ساتھ ساتھ طالبان حمایتی گروپ بھی بے نقاب ہوئے تھے اسی طرح اگر قادیانیت کے خلاف بھی عوام اُٹھ کھڑی ہو تو وہ دن دور نہیں جب یہ وطن قادیانیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمیت تمام سازشی عناصر سے پاک ہوگا۔انشاءاللہ

تیرا پاکستان ہے یہ میرا پاکستان ہے
اس پہ دل قربان اس پر جان بھی قربان ہے۔

تحریکِ تحفظ اسلام پاکستان

تحریک تحفظ اسلام پاکستان، ایسی تحریک ہے جو شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے آئین پاکستان کی پاسداری کرتے ہوئے ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور یہ پاکستان کی واحد جماعت ہے جو مذہبی جماعت ہوتے ہوئے معاشرے میں روایتی انداز کو یکسر نظرانداز کر کے آئین اور قوانین پاکستان کو متعارف کروا کر اپنے فرائض کو نبھانے کا کردار ادا کر رہی ہے۔خالصتاً مذہبی جماعت ہے جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی مل کر نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔جن میں وکلاء ڈاکٹرز اور اساتذہ قابل ذکر ہیں۔

تحریک کے منشور میں ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے تحفظ کو شامل کیا گیا ہے فرقہ ورایت اور ہر طرح کی دہشت گردی سے پاک یہ جماعت خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے حبیب ﷺ کی رضا کی خاطر خدمت سرانجام دے رہی ہے۔جس کا اجر صرف اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی بارگاہ سے ہی چاہتے ہیں۔

تحریک میں شامل ہونے والے ہر عاشق مدینہ کو خصوصاً یہ ترغیب دلائی جاتی ہے کہ وہ انداز نہ اپنائے جائیں جو آج سے 50 سال پہلے اپنائے جاتے تھے جب تعلیم عام نہ تھی بلکہ جدید طرز زندگی اور جدید اصولوں پر عمل کرتے ہوئے آئین پاکستان کا سہارا لے کر ملکی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین کی عملداری پر زور دیا جائے تا کہ ملک میں قانون کی عملداری ہو۔اور امن عامہ کی راہ ہموار ہو۔

تحریک تحفظ اسلام پاکستان، محب وطن اور دو قومی نظریہ کی حمایتی بریلوی مسلک اہلسنت وجماعت سے تعلق رکھتی ہے۔ملک میں جہاں جہاں لادین اور ملک مخالف قوتیں قوانین کو توڑ کر امن عامہ کی فضا کو خراب کرتی ہیں وہاں تحریک تحفظ اسلام پاکستان میدان عمل میں آ کر محب وطن ہونے کا مظاہرہ کرتی ہے اور بذریعہ پولیس قانون کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنا فرض ادا کرتی ہے۔

اللہ کریم نے اپنے حبیب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی ایسی فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو صرف اور صرف ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات ہیں یعنی کل کائنات میں وہ اعزاز سوائے حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کے حصے میں نہیں آیا اُن خصوصیات میں ایک امتیازی وصف سرکار علیہ السلام کی شان ختم نبوت کا ہے ختم نبوت کا مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں ان کے بعد کسی نبی کے آنے کا امکان ہی نہیں چنانچہ قرآن مجید میں صراحتہً کنادۃً تقریباً 20 مقامات پر اس مسئلہ کو واضح کیا گیا اس طرح احادیث طیبہ میں بھی دو سو سے زائد احادیث اس شان یعنی ختم نبوت کو بخوبی واضح کرتی ہیں۔یہ وہ مسئلہ ہے جس کیلئے حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جگر پاروں کی اپنے سامنے رحلت کو برداشت کیا اور پدرانہ شفقت کے سبب چشمان مبارکہ سے آنسو بھی جاری ہوئے۔اُمت مسلمہ نے بھی اس اہم موضوع پر کبھی لچک نہ دکھائی جس کے عملی مظاہرے چشم فلک 1428 سال سے مسلسل دیکھ رہی ہے۔اس سلسلے میں صرف چند اشاروں پر اکتفا کرنا مناسب ہے۔

حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کا اسود عنسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں یمن کے اندر واصل جہنم کرنا اور نبی کریم علیہ السلام کا غیبی طور پر اس کی خبر دینا۔ یمامہ کے ریگزاروں میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں 40 ہزار کے لشکر جرار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا تیا پانچہ کرنا جو نعرہ تکبیر، اذان اور نماز کو مانتے تھے مگر ختم نبوت کے منکر تھے الختصر گزشتہ صدی میں سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والے فتنے کے خلاف 130 سال سے مسلسل کوشش وکاوش جو خواجہ خان عالم، مولانا غلام دستگیر قصوری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی اور پیر سید مہر علی شاہ سے شروع ہوکر آج تک جاری وساری ہے جس میں 1953ء کی تحریک اور 1974ء کی فتح مبین جس میں واضح کردار امام شاہ احمد نورانی صدیقی اور ان کے رفقاء کا ہے۔

آج کے اس جدید دور میں اس بدبخت فتنے اور ناسور کو مرزائی، قادیانی یا جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ان کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سازشیں پہلے دن سے ابتک جاری ہیں جن کی روک تھام کیلئے تحریک تحفظ اسلام پاکستان جامع اور فعال کردار ادا کررہی ہے۔ تحریک تحفظ اسلام پاکستان کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ 15 جون 2007ء کو کھاریاں کینٹ تھانہ میں ایک خوش شکل دراز قد کے ثاقب شکیل جلالی نام کے غیر معروف کانسٹیبل نے تھانہ میں بند گستاخ رسول پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ان کا سرغنہ قاسم انصاری موقع پر واصل جہنم ہوگیا جبکہ اس کا ساتھی شدید زخمی ہوگیا جس سے خوبرو اب خوب سیرت بھی ہوکر غازی محمد ثاقب شکیل جلالی کے نام سے معروف ہوئے بعد ازاں غازی صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا سے 3 فروری 2008ء کو باعزت رہا ہوئے۔ غازی صاحب کے پیرومرشد پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب علیہ الرحمہ جو اس وقت آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے سجادہ نشین تھے اُن کے حکم اور مشورے سے تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت کیلئے تحریک تحفظ اسلام پاکستان کا قیام عمل میں آیا اور غازی محمد ثاقب شکیل جلالی صاحب کو اس تحریک کا مرکزی امیر مقرر کیا گیا۔ غازی صاحب کی قیادت میں تحریک روز اول سے ہی عملی کام کی جانب گامزن ہے جس کی تفصیل کیلئے تو کئی دفتر درکار ہیں۔

اس ضمن میں ایک بات انتہائی اہم ہے کہ تحریک تحفظ اسلام پاکستان قانون وآئین کی بالادستی کو ضروری خیال کرتی ہے اور لوگوں کو قانون ہاتھ میں لینے کی بجائے قانون کا راستہ بتاتی ہے تاکہ اسلام دشمن قوتوں کو یہ پروپیگنڈہ کرنے کا موقع نہ ملے کہ یہ دہشت گردی کے حامی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ تحریک نے آج تک جتنے بھی کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ قانون کو آواز دے کر کیے ہیں اس کی یہاں کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ 1۔ قانونی طور پر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اپنی عبادت کو نماز اور عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اس کی مشابہت یعنی ڈیزائن مسجد والا بنا سکتے ہیں مگر اس کے باوجود انہوں نے کم وبیش ہر جگہ اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی ہوئی ہے یعنی اس پر مینار ومحراب جو خالصۃً اسلامی شعائر ہیں وہ بنائے ہوئے ہیں جو سراسر غیر قانونی ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں 26-06-2012 کو ایک درخواست SHO کھاریاں صدر اور DPO گجرات کو کباڑی بازار کھاریاں میں واقع مرزائیوں کی عبادت گاہ کے متعلق دی گئی جس پر مینار ومحراب حتی کہ کلمہ طیبہ تک لکھا ہوا تھا تقریبا بیس دن کی تگ ودو اور قانونی جنگ کے بعد انتظامیہ نے ازخود 10-07-12 کو وہ مینار محراب اور دیگر شعائر اسلام محفوظ کیے جس سے اسلام اور آئین پاکستان کا بول بالا ہوا اور مرزائیوں کا منہ کالا ہوا۔

اس واقعہ کی مکمل تفصیل کتابی شکل میں الگ طور پر چھپ چکی ہے۔ اس طرح موضع کھوکھر غربی سے بھی گنبد ومینار انتظامیہ کی مدد سے محفوظ کرائے گئے۔ علاوہ ازیں شرعی اور قانونی طور پر قادیانی اپنے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرسکتے چنانچہ 20 اکتوبر 2014ء کو فتح پور میں ایک مرزائی کی موت پر تحریک تحفظ اسلام پاکستان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کارکنان نے مقامی علماء وسماجی افراد کے تعاون سے انتظامیہ کے ذریعے مرزائیوں کا قبرستان مسلمان سے الگ کروایا حالانکہ اس سے پہلے وہ غیر قانونی طور پر اپنے فوت شدگان کو مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کر دیتے تھے۔قبل ازیں یہی کارنامہ موضع بوریانوالی میں بھی سرانجام دیا گیا۔

نیز شعور وآگہی پروگرام کے تحت مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس، سیمینار اور میٹنگ کے ذریعے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سے لوگوں کو روشناس کروا کر قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان دشمنی کی سازشیں بے نقاب کی جاتی ہیں کیونکہ آج سے تقریباً 80 سال سے پہلے علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ نے بھی کہا تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے اور یہ وطن اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔تحریکِ تحفظ اسلام پاکستان کے وکلاء ونگ کے مختلف شہروں میں پینل موجود ہیں جو قانونی معاونت ومشاورت سے اس اہم مشن میں حصہ ڈال رہے ہیں اس وقت تحریک کے سرپرست اعلیٰ جناب پیر سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف ہیں اور یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ TTIP کی ان کامیابیوں کے پیچھے شاہ صاحب کی دعا اور غازی صاحب کی انتھک جدوجہد کارفرما ہے۔ ہر سال 15 جون کو سالانہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس کی صورت میں تحریک کے کارکنان اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد وفا کرتے ہوئے اپنے قائد جناب غازی ثاقب شکیل جلالی صاحب کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔اظہار وفا کیلئے تحریک کا نعرہ بھی بہت خوبصورت ہے کہ

آقا تیری شان کی خاطر　　　دل بھی حاضر جان بھی حاضر

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ تحریک تحفظ اسلام پاکستان کو دن دگنی رات چوگنی

ترقی، عروج اور سربلندی عطا فرمائے اور غازی صاحب کو تمام کارکنوں سمیت اپنے حفظ وامان میں رکھے تاکہ عشاق کا یہ قافلہ حق کا بول بالا اور دشمنانِ اسلام وپاکستان کا منہ کالا کرتا رہے آمین۔

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود　　　ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

آج تک تحریک نے جو کارنامہ ہائے سرانجام دیئے وہ اجمالاً عرض خدمت ہیں۔

☆ 15 جون 2007ء کو دو گستاخانہ کتابیں لکھنے پر چند گستاخان رسول کو واصل جہنم اور قرار واقعی سزا دی۔ بعد میں غازی ناموس رسالت غازی محمد ثاقب شکیل جلالی امیر تحریک تحفظ اسلام پاکستان وارثانِ مقتول کی عدم پیروی کی صورت میں باعزت بری ہوئے۔

☆ تحصیل کھاریاں کے نواحی گاؤں بوریانوالی میں قادیانیوں اور مسلمانوں کا قبرستان مشترک تھا جو کہ شرعاً اور قانوناً غلط تھا تحریک تحفظ اسلام پاکستان نے قاری محمد زبیر، مجاہد یونٹ پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ کی درخواست پر عمل کرواتے ہوئے DSP/SDPO کھاریاں چوہدری زکریا اسد کے دور میں بذریعہ پولیس، قانون کے ذریعے مسلمانوں کے قبرستان سے مرزائیوں، قادیانیوں کا قبرستان الگ کروادیا۔

☆ 10 جولائی 2012ء کی رات DSP/SDPO کھاریاں میاں سلطان میراں کے دور میں تحریک نے پولیس کو درخواست دے کر کھاریاں کے محلہ کباڑی بازار سے مرزائیوں، قادیانیوں کے بیت الکفر (بیت الحمد) سے غیر شرعی، غیر قانونی مینارے اور دیگر شعائرِ اسلامی محفوظ کروالئے۔

☆ گوٹریالہ میں قادیانی عبادت گاہ سے خلاف قانون وآئین پاکستان جو محراب ودیگر شعائرِ اسلامی بنائے گئے تھے تحریک کی کوششوں سے انہیں محفوظ کروالیا گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ بھمبر سٹی آزاد کشمیر میں قادیانی حکیم نے اپنے دواخانے میں احادیث نبوی ﷺ اور آیات قرآنیہ کا غیر قانونی استعمال کیا ہوا تھا جو کہ مرزائیوں، قادیانیوں کو آئین پاکستان و آزاد کشمیر کے مطابق اجازت نہیں۔ تحریک کی مخلصانہ کوششوں سے محفوظ کروالئے گئے۔

☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی گاؤں کھتووالی چک نمبر 312 سے قادیانی لوگوں نے غیر قانونی طور پر شعائر اسلامی استعمال کر رکھے تھے جسے تحریک کے مخلص ساتھیوں نے محفوظ کروانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

☆ گجرات کے نواحی گاؤں مراڑیاں شریف کے بالکل عقب میں واقع ایک گاؤں کھوکھر غربی میں قادیانیوں نے غیر قانونی طور پر غیر شرعی طور پر اپنی عبادت گاہ پر اسلامی شعائر (گنبد، آیات، احادیث، وغیرہ) بنا رکھے تھے تحریک نے تھانہ کنجاہ میں درخواست دے کر انہیں بھی وہاں سے ہٹوا کر محفوظ کروالیا۔

☆ کھاریاں تعلیم الاسلام سکول جو کہ گورنمنٹ کا سکول ہے وہاں مبشر قادیانی نامی ہیڈ ماسٹر سکول میں قادیانی مذہب کی تبلیغ بھی کرتا تھا اور جبراً بچوں کو قادیانی مذہب قبول کرنے پر زور بھی دیتا تھا۔ تحریک نے مرکزی کردار ادا کر کے قانون کا دروازہ کھٹکھٹا کر قادیانی ہیڈ ماسٹر کو عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کر دیا۔

☆ لالہ موسیٰ میں ایک بدبخت نے قرآن مجید جلا ڈالا۔ تحریک نے اسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر تھانہ سٹی لالہ موسیٰ میں حوالے پولیس کر کے جوڈیشل کروادیا۔

☆ فتح پور تحصیل گجرات میں عرصہ دراز سے قادیانیوں، مرزائیوں اور مسلمانوں کا قبرستان اکٹھا چلا آرہا تھا جسکی وجہ سے کئی مرتبہ علاقہ کے حالات خراب بھی ہو چکے ہیں۔ تحریک تحفظ اسلام پاکستان کی مقامی یونٹس نے یہ مسئلہ بھی انتہائی پرامن طریقہ سے بذریعہ پولیس حل کروالیا اور

قبرستان علیحدہ کروالئے۔

☆ فتح پور میں ہی مرزائیوں، قادیانیوں نے جو کہ وہاں کے نمبردار بھی ہیں نے مسلمانوں کی مسجد 8 ماہ سے بند کروا رکھی تھی تحریک کے ساتھیوں نے امن وامان کو قائم رکھتے ہوئے وہ مسجد بھی آزاد کروا کر آباد کر دی۔ اور قانون کے ضابطوں، قاعدوں کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

☆ لالہ موسیٰ میں دو سگے بھائیوں کو ان کے قادیانی چچا نے جبراً قادیانی کر رکھا تھا اور اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا تحریک کے تعاون سے وہ آج مسلمان بھی ہو چکے ہیں اور آزاد زندگی بھی بسر کر رہے ہیں۔

☆ سرائے عالمگیر تحصیل کے تھانہ بولانی میں گاؤں ڈھوک کھجور میں گستاخ رسول عرفان نے گستاخی کی تو تحریک کے ساتھیوں نے اس کے خلاف مقدمہ درج رجسٹر کروایا اور تحریک کے وکلاء نے بھرپور کردار ادا کر کے اسے سزائے موت دلوائی۔

☆ دین گاہ شہر میں ایک گستاخ صحابہ نے شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں گستاخی کی تو تحریک نے بھرپور کردار ادا کر کے نہ صرف مقدمہ درج کروایا بلکہ اُسکی پیروی بھی احسن انداز سے کر رہی ہے

☆ 14 مارچ 2014ء کو اہلسنت وجماعت کی ختم نبوت پر تمام جماعتوں کا اتحاد کروانے میں مرکزی کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں مجلس تحفظِ تاجدارِ ختم نبوت پاکستان نامی جماعت عمل میں آئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غازی ثاقب شکیل کے حضور نذرانہ عقیدت

اے غازی ثاقب شکیل تیری عظمت کو سلام
تو نے کر دیا گستاخِ رسول ﷺ کا کام تمام

تجھ پہ ہوگئیں اللہ کی رحمتیں
راضی ہوگئے تجھ سے خیر الانام ﷺ

تیری عظمت کے ڈنکے ہیں چار سو غازی
محبت رسول ﷺ میں کیا ہے جو تو نے کام

نقشِ قدم پر چلا ہے تو غازی علم دین ؒ کے
جرأتوں کے سفر پہ تجھے ہو میرا سلام

تجھ پہ رحمتِ خدا برس پڑی ہے رِم جھم
غازی عامر ؒ کی طرح ہوگیا روشن تیرا نام

سدا برسیں تیرے والدین کی تربت پر رحمتیں
جن کی تربیت نے دیا تجھے یہ مقام

قمر کی عقیدتیں ہیں محبتیں ہیں ساتھ ساتھ
اے غازی قبول کرنا اس کا یہ کلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari